قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۗ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ
الفضل
لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 02 مارچ 2022ء | 28 رجب 1443 ہجری قمری | 02 امان 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:52

ارشادِ باری تعالیٰ

وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِیْلُوْا کُلَّ الْمَیْلِ فَتَذَرُوْھَا کَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۳۰﴾

(النساء:130)

ترجمہ: اور تم یہ توفیق نہیں پا سکو گے کہ عورتوں کے درمیان کامل عدل کا معاملہ کرو خواہ تم کتنا ہی چاہو۔ اس لئے (یہ تو کرو کہ کسی ایک کی طرف) کلیۃً نہ جھک جاؤ کہ اس (دوسری) کو گویا لٹکتا ہوا چھوڑ دو۔ اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فرمانِ رسول ﷺ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلَى إِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ

(سنن ابی داؤد، کتاب النکاح باب فی القسم بین النساء)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کی دو بیویاں ہوں پھر وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف زیادہ میلان رکھتا ہو تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے جسم کا ایک حصہ ایک طرف جھکا ہوا ہوگا۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

پس بیوی کے حقوق کی ادائیگی اتنی بڑی ذمہ داری ہے کہ انہیں ادا نہ کر کے انسان ابتلاء میں پڑ جاتا ہے یا پڑ سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بن جاتا ہے۔ میں نے آنحضرت ﷺ کی ایک دعا کا ذکر کیا تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا عرض کرتے تھے کہ میں ظاہری طور پر تو ہر ایک کے حق ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن کسی بیوی کی کسی خوبی کی وجہ سے بعض باتوں کا اظہار ہو جائے جو میرے اختیار میں نہیں تو ایسی صورت میں مجھے معاف فرما۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جو انسانی فطرت کے عین مطابق ہے اور خدا تعالیٰ جس نے انسان کو پیدا کیا اور پھر ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت بھی دی، جو بندے کے دل کا حال بھی جانتا ہے جس کی پاتال تک سے وہ واقف ہے، غیب کا علم رکھتا ہے۔ اس نے اس بارہ میں قرآن کریم میں واضح فرما دیا ہے کہ ایسی صورت حال پیدا ہو سکتی ہے کہ بعض حالات کی وجہ سے تم کسی طرف زیادہ جھکاؤ کر جاؤ۔ تو ایسی صورت میں یہ بہرحال ضروری ہے کہ جو اس کے ظاہری حقوق ہیں، وہ مکمل طور پر ادا کرو۔ جیسا کہ سورۃ نساء میں فرماتا ہے کہ وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِیْلُوْا کُلَّ الْمَیْلِ فَتَذَرُوْھَا کَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (النساء:130) اور اب تم یہ توفیق نہیں پا سکو گے کہ عورتوں کے درمیان کامل عدل کا معاملہ کرو خواہ تم کتنا ہی چاہو۔ اس لئے یہ تو کرو کہ کسی ایک کی طرف کلیۃً نہ جھک جاؤ کہ اس دوسری کو گویا لٹکتا ہوا چھوڑ دو۔ اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تو ایسے معاملات جن میں انسان کو اختیار نہ ہو اس میں کامل عدل تو ممکن نہیں لیکن جو انسان کے اختیار میں ہے اس میں انصاف بہرحال ضروری ہے۔ اور ظاہری انصاف جیسا کہ مَیں بتا آیا ہوں کہ کھانا، پینا، کپڑے، رہائش اور وقت وغیرہ سب شامل ہیں۔ اگر صرف خرچ دیا اور وقت نہ دیا تو یہ بھی درست نہیں اور صرف رہائش کا انتظام کر دیا اور گھریلو اخراجات کے لئے چھوڑ دیا کہ عورت لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتی پھرے تو یہ بھی درست نہیں ہے۔ پس ظاہری لحاظ سے مکمل ذمہ داری مرد کا فرض ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مئی 2009ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

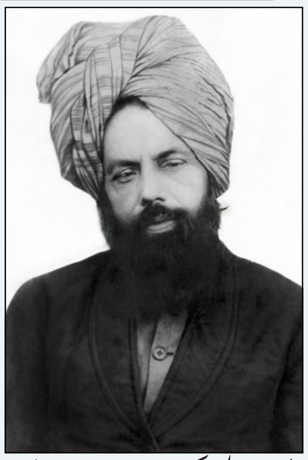

’’پہلی بیوی کی رعایت اور دلداری یہاں تک کرنی چاہیئے کہ اگر کوئی ضرورت مرد کو ازدواجِ ثانی کی محسوس ہو لیکن وہ دیکھتا ہے کہ دوسری بیوی کے کرنے سے اس کی پہلی بیوی کو سخت صدمہ ہوتا ہے اور حد درجہ کی اُس کی دلشکنی ہوتی ہے تو اگر وہ صبر کر سکے اور کسی معصیت میں مبتلا نہ ہوتا ہو اور نہ کسی شرعی ضرورت کا اُس سے خون ہوتا ہو تو ایسی صورت میں اگر اُن اپنی ضرورتوں کی قربانی سابقہ بیوی کی دلداری کے لئے کر دے اور ایک ہی بیوی پر اکتفا کرے۔ تو کوئی حرج نہیں ہے اور اُسے مناسب ہے کہ دوسری شادی نہ کرے۔۔۔

ہمیں جو کچھ خدا تعالیٰ سے معلوم ہوا ہے وہ بلا کسی رعایت کے بیان کرتے ہیں۔ قرآن شریف کا منشا زیادہ بیویوں کی اجازت سے یہ ہے کہ تم کو اپنے نفوس کو تقویٰ پر قائم رکھنے اور دوسرے اغراض مثلاً اولاد صالحہ کے حاصل کرنے اور خویش و اقارب کی نگہداشت اور اُن کے حقوق کی بجا آوری سے ثواب حاصل ہو۔ اور اپنی اغراض کے لحاظ سے اختیار دیا گیا ہے کہ ایک دو تین چار عورتوں تک نکاح کر لو لیکن اگر ان میں عدل نہ کر سکو تو پھر یہ فسق ہو گا۔ اور بجائے ثواب کے عذاب حاصل کرو گے کہ ایک گناہ سے نفرت کی وجہ سے دوسرے گناہوں پر آمادہ ہوئے۔ دل دُکھانا بڑا گناہ ہے اور لڑکیوں کے تعلقات بڑے نازک ہوتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 64-65 ایڈیشن 1984ء)

اسی طرح ایک اور موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’یتیم لڑکیاں جن کی تم پرورش کرو ان سے نکاح کرنا مضائقہ نہیں لیکن اگر تم دیکھو کہ چونکہ وہ لاوارث ہیں شاید تمہارا نفس ان پر زیادتی کرے تو ماں باپ اور اقارب والی عورتیں کرو جو تمہاری مؤدب رہیں اور ان کا تمہیں خوف رہے۔ ایک دو تین چار تک کر سکتے ہو بشرطیکہ اعتدال کرو اور اگر اعتدال نہ ہو تو پھر ایک ہی پر کفایت کرو گو ضرورت پیش آوے۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 337)

اس شمارہ میں

استعاروں میں جو بتائی ہے (منظوم)

احکامِ خداوندی (قسط نمبر 32)

ارشاداتِ حضرت مسیح موعودؑ (قسط نمبر 22)

ہم املا کی غلطیاں کیوں کرتے ہیں؟

دربارِ خلافت

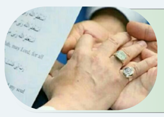

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے داہنے ہاتھ کو اپنے داہنے دستِ مبارک میں پکڑا اور فرمایا کہ کہو، اَللّٰہُ رَبِّیْ۔ تو مَیں نے اَللّٰہُ رَبِّیْ کہا۔ اتنے میں مَیں بیدار ہو گیا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت میاں محمد ابراہیم صاحبؓ پیدائشی احمدی تھے، 1903ء میں ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ کہتے ہیں مَیں نے سب سے پہلے حضرت اقدس کو اُس وقت دیکھا جب حضور جہلم تشریف لے جارہے تھے۔ واپسی پر بھی دیکھا تھا۔ پھر لاہور 1904ء میں، پھر 1905ء میں مَیں قادیان گیا۔ قادیان جانے سے پہلے مجھے ایک خواب آئی تھی جس کا مفہوم یہ تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ والد صاحب گھر سے باہر گئے ہوئے ہیں اور گھر میں صرف مَیں اور میری چھوٹی ہمشیرہ ہیں۔ دیکھا کہ دو آدمی دروازے پر آئے، دستک دی اور آواز دی۔ مَیں نے باہر نکل کر دروازہ کھولا۔ وہ دونوں میری درخواست پر اندر تشریف لے آئے۔ مَیں نے دیکھا کہ ہمارے گھر کے صحن میں ایک دری اور تین کرسیاں بچھی ہوئی ہیں۔ سامنے ایک میز بھی پڑی ہے۔ میں نے اُن (یعنی دو مہمان جو آئے تھے) کو کرسیوں پر بٹھادیا۔ خواب میں چھوٹی ہمشیرہ کو کہا کہ اُن کے لئے چائے تیار کرو۔ وہ کوٹھے پر ایندھن لینے کے لئے گئی (اُس زمانے میں جو طریقہ تھا، گیس وغیرہ تو ہوتی نہیں تھی۔ لکڑیاں یا جو بھی جلانے کی چیزیں اوپر پڑی ہوتی تھیں، وہ لینے گئی) تو سیڑھیوں میں ہی تھی کہ ایک سیاہ رنگ کا اچھے قد و قامت کا سانڈ اندر آیا اور اُن آدمیوں کو دیکھ کر فوراً واپس ہو گیا اور سیڑھیوں پر چڑھنے لگا۔ میں نے شور ڈال دیا کہ میری ہمشیرہ کو مار دے گا۔ شور سن کر پہلے سیاہ داڑھی والے مہمان اٹھنے لگے ہیں مگر سرخ داڑھی والے نے کہا کہ چونکہ یہ کام آپ نے میرے سپرد کیا ہوا ہے اس لئے یہ میرا کام ہے۔ چنانچہ وہ گئے۔ مَیں بھی پیچھے ہو لیا۔ ہمشیرہ دیوار کے ساتھ لگ گئی۔ اُسے کچھ خراش لگی ہے مگر زخم نہیں لگا۔ ہم اوپر چلے گئے۔ سانڈ ہماری مغربی دیوار پر انجن کی شکل میں تبدیل ہو گیا (اُس کی شکل بدل گئی) اور دیوار پر آگے پیچھے چلنے لگا۔ جب دیوار کے آخری کونے پر پہنچا تو اس مہمان نے سوٹا مارا اور پیچھے کی طرف گر کر چور چور ہو گیا۔ ہم واپس آگئے اور وہ مہمان پھر کرسی پر بیٹھ گئے اور چائے پی۔ مجھے بھی انہوں نے پلائی۔ چائے پینے کے بعد کچھ دیر وہ بیٹھے رہے، باتیں کرتے رہے۔ پھر کہنے لگے کہ برخوردار ہمیں دیر ہو گئی ہے، اجازت دو تا کہ ہم جائیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے بتائیں تو سہی کہ آپ کون ہیں؟ تا میں اپنے والد صاحب کو بتا سکوں۔ میری اس عرض پر وہ دونوں خفیف سے مسکرائے۔ کالی داڑھی والے نے کہا کہ میرا نام محمد ہے اور ان کا نام احمد ہے۔ میں نے یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا کہ پھر مجھے کچھ بتائیں۔ انہوں نے عربی زبان میں ایک کلمہ کہا جو مجھے یاد نہ رہا مگر اُس کا مفہوم جو اُس وقت میرے ذہن میں تھا وہ یہ تھا کہ تیری زندگی کے تھوڑے دن بہت آرام سے گزریں گے۔ پھر مَیں نے مصافحہ کیا، انہوں نے کہا کہ اپنے باپ کو ہمارا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ دینا۔ وہ باہر نکل گئے۔ میں نے اُن کو رخصت کیا۔ اُن کے جانے کے بعد خواب میں ہی کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب آ گئے۔ (خواب ابھی چل رہی ہے) میں نے سارا قصہ سنایا۔ وہ فوراً باہر گئے۔ اتنے میں کہتے ہیں میری آنکھ کھل گئی جس کا باعث یہ ہوا کہ میرے باپ نے آواز دی کہ اُٹھو اور نماز پڑھو۔ میں نے اپنے والد صاحب کو یہ خواب سنائی۔ اُس دن جمعہ تھا۔ جمعہ کے وقت میں نے منشی احمد دین صاحب اپیل نویس کو وہ خواب سنائی۔ انہوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں خود لکھ کر یا مجھ سے لکھوا کر بھیج دی۔ چند روز کے بعد کہا کہ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ جلسہ پر اس لڑکے کو ساتھ لے کر آؤ۔ چنانچہ جلسہ پر میں گیا۔ جب ہم مسجد مبارک میں گئے تو دو تین بزرگ بیٹھے تھے۔ ہم نے اُن سے مصافحہ کیا۔ اتنے میں حضرت اقدس تشریف لائے۔ ہم کھڑے ہو گئے۔ مصافحہ کیا۔ پھر حضور بیٹھ گئے۔ منشی احمد دین صاحب نے عرض کیا کہ حضور یہ وہ لڑکا ہے جس کو خواب آئی تھی۔ حضور نے مجھے اپنی گود میں بٹھا لیا اور فرمایا کہ وہ خواب سناؤ۔ چنانچہ میں نے وہ خواب سنائی۔ پھر اندر سے کھانا آیا۔ حضور نے کھایا اور دوستوں نے بھی کھایا۔ جب حضرت اقدسؑ کھانا کھا چکے تو تبرک ہمارے درمیان تقسیم فرما دیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 10 صفحہ 111 تا 113 از روایات حضرت میاں محمد ابراہیم صاحبؓ)

حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحبؓ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے 1906ء میں بیعت اور 1908ء میں زیارت کی تھی۔ کہتے ہیں غالباً بارہ تیرہ سال کی عمر تھی کہ خواب میں اپنے آپ کو موضع یاڑی پورہ میں پایا۔ اُس وقت تک میں یاڑی پورہ سے ناآشنا تھا۔ (پتہ نہیں تھا کہ یاڑی پورہ کیا جگہ ہے)۔ کہتے ہیں دیکھا کہ ہزاروں لوگ جمع ہو گئے ہیں اور

بقیہ صفحہ 3 پر

استعاروں میں جو بتائی ہے

استعاروں میں جو بتائی ہے
بات ان کی سمجھ میں آئی ہے

جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں
ہم نے یہ بات آزمائی ہے

تجھ کو کھونے کے بعد جانِ جہاں
زندگی کرب میں بتائی ہے

آرزو کے گلاب کھل نہ سکے
"یوں بھی اکثر بہار آئی ہے"

غیر کو دوش دیں بھلا کیسے
آگ اپنوں نے جب لگائی ہے

فیصلے سارے اس کے ہاتھ میں ہیں
جس نے محفل یہ سب سجائی ہے

خود محافظ ہے اور ناصر بھی
جس کے قبضے میں کل خدائی ہے

تیرے بندے پکارتے ہیں تجھے
سُن مرے مالکا! دہائی ہے

نازؔ! زیبا نہیں ہمیں ہرگز
ذاتِ باری کو سب بڑائی ہے

طاہرہ زرتشت نازؔ۔ ناروے

قدسیہ نور والا۔ ناروے

احکام خداوندی

قسط نمبر 32

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

حلال و حرام (حصہ 5)

میرے نزدیک سب سے بڑے مشرک کیمیاگر ہیں۔ کہ رزق کی تلاش میں یوں مارے مارے پھرتے ہیں اور ان اسباب سے کام نہیں لیتے جو اللہ تعالیٰ نے جائز طور سے رزق کے حصول کے لئے مقرر کئے ہیں اور نہ پھر توکل کرتے ہیں۔

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

تجارت حلال ہے

•اَلَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوۡمُوۡنَ اِلَّا کَمَا یَقُوۡمُ الَّذِیۡ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیۡطٰنُ مِنَ الۡمَسِّ ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّمَا الۡبَیۡعُ مِثۡلُ الرِّبٰوا ۘ وَ اَحَلَّ اللّٰہُ الۡبَیۡعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنۡ جَآءَہٗ مَوۡعِظَۃٌ مِّنۡ رَّبِّہٖ فَانۡتَہٰی فَلَہٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمۡرُہٗۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ وَ مَنۡ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ

(البقرہ:276)

وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ کھڑے نہیں ہوتے مگر ایسے جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے (اپنی) مَس سے حواس باختہ کر دیا ہو۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے کہا یقیناً تجارت سود ہی کی طرح ہے۔ جبکہ اللہ نے تجارت کو جائز اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ پس جس کے پاس اُس کے ربّ کی طرف سے نصیحت آجائے اور وہ باز آجائے تو جو پہلے ہو چکا وہ اسی کا رہے گا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اور جو کوئی دوبارہ ایسا کرے تو یہی لوگ ہیں جو آگ والے ہیں۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

تجارت میں فریقین کی رضامندی ضروری ہے

•یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡکُلُوۡۤا اَمۡوَالَکُمۡ بَیۡنَکُمۡ بِالۡبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنۡ تَکُوۡنَ تِجَارَۃً عَنۡ تَرَاضٍ مِّنۡکُمۡ ۟ وَ لَا تَقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمۡ رَحِیۡمًا

(النساء:30)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے اموال آپس میں ناجائز طریق پر نہ کھایا کرو۔ ہاں اگر وہ ایسی تجارت ہو جو تمہاری باہمی رضامندی سے ہو۔ اور تم اپنے آپ کو (اقتصادی طور پر) قتل نہ کرو۔ یقیناً اللہ تم پر بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اسلامی اور روحانی تجارت

•یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ہَلۡ اَدُلُّکُمۡ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنۡجِیۡکُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ

(الصّف:11)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت پر مطلع کروں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے نجات دے گی؟

•تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ وَ تُجَاہِدُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ بِاَمۡوَالِکُمۡ وَ اَنۡفُسِکُمۡ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ

(الصّف:12)

تم (جو) اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کے راستے میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہو، یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو

•اِنَّ الَّذِیۡنَ یَتۡلُوۡنَ کِتٰبَ اللّٰہِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً یَّرۡجُوۡنَ تِجَارَۃً لَّنۡ تَبُوۡرَ

(فاطر:30)

یقیناً وہ لوگ جو کتابُ اللہ پڑھتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور اس میں سے جو ہم نے ان کو عطا کیا ہے پوشیدہ بھی خرچ کرتے ہیں اور اعلانیہ بھی، وہ ایسی تجارت کی امید لگائے ہوئے ہیں جو کبھی تباہ نہیں ہوگی۔

یہود کے لئے ناخن والا جانور اور چربی حرام کی گئی

•وَ عَلَی الَّذِیۡنَ ہَادُوۡا حَرَّمۡنَا کُلَّ ذِیۡ ظُفُرٍ ۚ وَ مِنَ الۡبَقَرِ وَ الۡغَنَمِ حَرَّمۡنَا عَلَیۡہِمۡ شُحُوۡمَہُمَاۤ اِلَّا مَا حَمَلَتۡ ظُہُوۡرُہُمَاۤ اَوِ الۡحَوَایَاۤ اَوۡ مَا اخۡتَلَطَ بِعَظۡمٍ ؕ ذٰلِکَ جَزَیۡنٰہُمۡ بِبَغۡیِہِمۡ ۫ۖ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوۡنَ

(الانعام:147)

اُن لوگوں پر جو یہودی ہوئے ہم نے ہر ناخن والا جانور حرام کر دیا تھا اور گائیوں میں سے اور بھیڑ بکریوں میں سے ان کی چربیاں ان پر حرام کر دی تھیں سوائے اس کے جو اُن کی ریڑھ کی ہڈی پر چڑھی ہوئی ہو یا انتڑیوں کے ساتھ لگی ہو یا ہڈی کے ساتھ ملی جلی ہو۔ ہم نے انہیں ان کی بغاوت کی یہ جزا دی اور ہم یقیناً سچے ہیں۔

لہو و تجارت سے خدا کی طرف آنا بہتر ہے

•وَ اِذَا رَاَوۡا تِجَارَۃً اَوۡ لَہۡوَۨا انۡفَضُّوۡۤا اِلَیۡہَا وَ تَرَکُوۡکَ قَآئِمًا ؕ قُلۡ مَا عِنۡدَ اللّٰہِ خَیۡرٌ مِّنَ اللَّہۡوِ وَ مِنَ التِّجَارَۃِ ؕ وَ اللّٰہُ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ

(الجمعہ:12)

اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ تو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

(700 احکام خداوندی از حنیف محمود)

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

اس جگہ احمدیوں کی مسجد ہے۔ اُس جگہ ایک ٹیلہ جو قریباً چھ سات گز اونچا تھا نظر آیا۔ اور اُس پر ایک صاحب بیٹھے ہیں اور لوگ اُس ٹیلے کے نیچے سے اُن کی زیارت اور آداب کر کے گزرتے ہیں۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ تو مجھے کہا گیا کہ یہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں تو مَیں نے کمال مسرت سے بے تحاشا ٹیلے پر چڑھ کر اور اُن کے سامنے کھڑا ہو کر اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ عرض کیا اور حضور نے وَعَلَیۡکُمُ السَّلَامُ فرمایا اور میں نزدیک ہو کر اُن کے سامنے بیٹھ گیا تو یک لخت میرے دل میں وہی ہمیشہ کی آرزو یاد آ گئی تو میں نے دل میں کہا کہ اب ان سے بڑھ کر مجھے اور کس پیر یا رہبر کی ضرورت ہے۔ میں انہی سے بیعت کروں گا۔ مَیں نے عرض کی کہ یا حضرت مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں تو حضور نے فرمایا اچھا ہاتھ نکالو۔ تو مَیں نے ہاتھ نکالا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے داہنے ہاتھ کو اپنے داہنے دستِ مبارک میں پکڑا اور فرمایا کہ کہو، اَللّٰہُ رَبِّیۡ۔ تو مَیں نے اَللّٰہُ رَبِّیۡ کہا۔ اتنے میں مَیں بیدار ہو گیا۔ بیدار ہونے پر مجھے نہایت افسوس ہوا کہ مَیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر رہا تھا مگر افسوس کہ جلدی بیدار ہو گیا۔ وہ مقدس صورت ہمیشہ میرے سامنے آجاتی تھی اور رُخِ منوّر کا عکس میرے لوحِ دل سے کبھی محو نہ ہوتا تھا۔ گویا میرے دل پر وہ نقشہ جم گیا تھا۔ آگے لکھتے ہیں کہ اس رؤیا کی تعبیر آگے کھل جائے گی۔ پھر بڑا لمبا عرصہ گزر گیا۔ (اس عرصے کے مختلف حالات انہوں نے بیان کئے ہیں) کہتے ہیں آخر ان کو قادیان جانے کا موقع ملا۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیدار ہوا تو کہتے ہیں کہ جب میری نظر چہرہ مبارک پر پڑی تو مجھے وہی خواب والا نقشہ یاد آیا۔ یعنی ہو بہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہی صورت دیکھی جو مَیں نے خواب مذکور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھی تھی۔ ایک سر مُو تفاوت نہ تھی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 41-42و45-46۔ از روایات حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحبؓ)

(خطبہ جمعہ 25/ جنوری 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

سید عمار احمد

ارشادات حضرت مسیح موعودؑ بابت مختلف ممالک و شہر

قسط 22

ارشادات برائے عرب

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اس مجمع میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو بخوبی علم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت عرب کا کیا حال تھا۔ کوئی بدی ایسی نہ تھی جو ان میں نہ پائی جاتی ہو۔ جیسے کوئی ہر صیغہ اور امتحان کو پاس کر کے کامل استاد ہر فن کا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پر وہ بدیوں اور بدکاریوں میں ماہر اور پورے تھے۔ شرابی، زانی، یتیموں کا مال کھانے والے، قمار باز۔ غرض ہر برائی میں سب سے بڑھے ہوئے تھے، بلکہ اپنی بدکاریوں پر فخر کرنے والے تھے۔ ان کا قول تھا۔ اِنۡ ھِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنۡیَا نَمُوۡتُ وَنَحۡیَا (المؤمنون:36) ہماری زندگی اسی قدر ہے کہ یہاں ہی مرتے ہیں اور زندہ ہوتے ہیں۔ حشر نشر کوئی چیز ہیں۔ قیامت کچھ نہیں۔ جنت کیا اور جہنم کیا؟ قرآن شریف کے احکام جن بدیوں اور برائیوں سے روکتے ہیں وہ سب مجموعی طور پر ان میں موجود تھیں۔ ان کی حالت کا یہ نقشہ ہے۔ جس پر غور کرنے سے صاف معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ کیا تھے؟ ایک موقع پر فرماتا ہے یَتَمَتَّعُوۡنَ وَیَاۡکُلُوۡنَ (محمد:13) کھاتے ہیں اور تمتع اٹھاتے ہیں یعنی اپنے پیٹ کی اور دوسری شہوات میں مبتلا اور اسیر ہیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ جب انسان جذبات نفس اور دیگر شہوات میں اسیر اور مبتلا ہو جاتا ہے تو چونکہ وہ طبعی تقاضوں کو اخلاقی حالت میں نہیں لاتا اس لیے ان شہوات کی غلامی اور گرفتاری ہی اس کے لیے جہنم ہو جاتی ہے اور ان ضرورتوں کے حصول میں مشکلات کا پیش آنا اس پر ایک خطرناک عذاب کی صورت ہو جاتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ جس حال میں ہیں گویا جہنم میں مبتلا ہیں۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 483-484 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

عرب کی تجارتی اشیاء کا تذکرہ ہوتا رہا۔ اور طائف کے ذکر پر فرمایا کہ:۔ وہ گویا اس ریگستان میں بہشت کا نمونہ ہے۔

اسی ذکر میں یہ بھی کہا گیا کہ عرب میں بازاروں میں ہر ایک چیز کبھی ختم نہیں ہوتی۔ ہر وقت جس قدر چاہو میسر آ سکتی ہے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 198 ایڈیشن 2016ء)

اہل عرب میں چونکہ ایک ہزار سے آگے شمار نہیں ہے حضرت اقدس نے اس پر فرمایا کہ:۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا میلان دنیا کی طرف نہ تھا ورنہ دوسری دنیا دار قوموں کی طرح لاکھوں کروڑوں تک گنتی وہ بھی رکھتے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 348 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

پھر اس امر پر تذکرہ ہوتا رہا کہ قدیم اور اصل لفظ عیسیٰ ہے یا یسوع۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ:۔

پرانا نام عیسیٰ ہی ہے تمام عرب میں عیسیٰ ہے یسوع کا ذکر پرانے اشعار عرب میں بھی نہیں پایا جاتا چونکہ عیسیٰ نبی تھے اس لئے مصلحتاً انہوں نے کسی موقع پر عیسیٰ کو بدل کر یسوع بنا لیا ہو یہ بھی تعجب ہے کسی اور نبی کا نام آج تک نہیں الٹا صرف انہیں کا الٹا اور مذہب بھی انہیں کا الٹا ایسا ہی کسی کا شعر ہے۔

نہ ہو کیونکر ہمارا کام الٹا
ہم الٹے، بات الٹی، یار الٹا

حکیم نور الدین صاحب نے فرمایا کہ ساری انجیلوں میں کہیں عیسیٰ کا نام نہیں آیا یسوع کا آیا ہے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 367 ایڈیشن 2016ء)

ارشادات برائے بدر

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ مورد غضب الٰہی ہو گا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو۔ وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہو گا۔ پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جاوے۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے؟ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے۔ محض زبانی دعوے کرتی ہے۔ وہ غنی ہے۔ وہ پرواہ نہیں کرتا۔ بدر کی فتح کی پیشگوئی ہو چکی تھی، ہر طرح فتح کی امید تھی لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو رو کر دعا مانگتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ جب ہر طرح فتح کا وعدہ ہے تو پھر ضرورت الحاح کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ذات غنی ہے، یعنی ممکن ہے کہ وعدہ الٰہی میں کوئی مخفی شرائط ہوں۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 10 ایڈیشن 2016ء)

احمد بیگ والی پیشگوئی پر اعتراض کے متعلق فرمایا:

’’اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کے خوف سے غور کرے کہ چار شخصوں کی موت کی نسبت ہماری پیش گوئی تھی۔ جن میں سے تین ہلاک ہو چکے ہیں اور ایک (داماد) باقی ہے تو اس کی روح کانپ جائے گی کہ کس دلیری سے اور کیوں وہ اعتراض کر سکتا ہے۔ اسے سمجھ لینا چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے مصالح اس میں ہیں۔ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ راستبازوں کے مخالفوں کی عمریں بھی ان کے کارخانہ کی رونق کے لئے لمبی کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ قادر تھا کہ ابوجہل اور اس کے امثال پر مکہ معظمہ میں یکجا اور ناگہاں بجلی پڑ جاتی اور بہت بڑی ایذا پہنچانے سے قبل ان کا استیصال ہو جاتا مگر ان کا تار و پود درہم برہم نہ ہوا جب تک بدر کا یوم نہ آیا۔ اگر ایسی ایسی کارروائیاں جلد جلد پوری ہو جائیں تو نبی بہت جلد ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے اور وہ گرمیٔ ہنگامہ کیونکر رنگ آرائے چہرہ ہستی ہو، جس کے قیام کے بغیر طرح طرح کے علوم و حکمتیں بروئے کار نہیں آ سکتیں۔ خدا تعالیٰ صادق کو نہیں اٹھاتا، جب تک اس کا صادق ہونا آشکار نہ کر دے اور ان الزاموں سے اس کی تطہیر نہ کر دے جو ناعاقبت اندیش اس پر لگاتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 7 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اب دیکھو کہ صحابہ کو بدر میں نصرت دی گئی اور فرمایا گیا کہ یہ نصرت ایسے وقت میں دی گئی جبکہ تم تھوڑے تھے۔ اس بدر میں کفر کا خاتمہ ہو گیا۔ بدر پر ایسی عظیم الشان نشان کے اظہار میں آئندہ کی بھی ایک خبر رکھی گئی تھی اور وہ یہ کہ بدر چودھویں کے چاند کو بھی کہتے ہیں۔ اس سے چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ کی نصرت کے اظہار کی طرف بھی ایماء ہے۔ اور یہ چودھویں صدی وہی صدی ہے جس کے لئے عورتیں تک کہتی تھیں کہ چودھویں صدی خیر و برکت کی آئے گی۔ خدا کی باتیں پوری ہوئیں اور چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ کے منشاء کے موافق اسم احمد کا بروز ہوا اور وہ میں ہوں جس کی طرف اس واقعہ بدر میں پیشگوئی تھی۔ جس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا۔ مگر افسوس کہ جب وہ دن آیا اور چودھویں کا چاند نکلا تو دکاندار، خودغرض کہا گیا۔ افسوس ان پر جنہوں نے دیکھا اور نہ دیکھا۔ وقت پایا اور نہ پہچانا۔ وہ مر گئے جو منبروں پر چڑھ چڑھ کر رویا کرتے تھے کہ چودھویں صدی میں یہ ہو گا اور وہ رہ گئے جو کہ اب منبروں پر چڑھ چڑھ کر کہتے ہیں کہ جو آیا ہے وہ کاذب ہے!!! ان کو کیا ہو گیا۔ یہ کیوں نہیں دیکھتے اور کیوں نہیں سوچتے۔ اُس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے بدر ہی میں مدد کی تھی۔ اور وہ مدد اَذِلَّةٌ کی مدد تھی۔ جس وقت تین سو تیرہ آدمی صرف میدان میں آئے تھے۔ اور کل دو تین لکڑی کی تلواریں تھیں۔ اور ان تین سو تیرہ میں زیادہ تر چھوٹے بچے تھے۔ اس سے زیادہ کمزوری کی حالت کیا ہو گی اور دوسری طرف ایک بڑی بھاری جمعیت تھی اور وہ سب کے سب چیدہ چیدہ جنگ آزمودہ اور بڑے بڑے جوان تھے۔ آنحضرت کی طرف ظاہری سامان کچھ نہ تھا۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جگہ پر دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنۡ اَھۡلَکۡتَ ھٰذِہٖ الۡعِصَابَۃَ لَنۡ تُعۡبَدَ فِی الۡاَرۡضِ اَبَدًا یعنی اے اللہ! اگر آج تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر کوئی تیری عبادت کرنے والا نہ رہے گا۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 72-73 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

سنو! میں بھی یقیناً اسی طرح کہتا ہوں کہ آج وہی بدر کا معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح ایک جماعت طیار کر رہا ہے۔ وہی بدر اور اَذِلَّةٌ کا لفظ موجود ہے۔ کیا یہ جھوٹ ہے کہ اسلام پر ذلت نہیں آئی؟ نہ سلطنت ظاہری میں شوکت ہے۔ ایک یورپ کی سلطنت منہ دکھاتی ہے تو بھاگ جاتے ہیں اور کیا مجال ہے جو سر اٹھائیں۔ اس ملک کا حال کیا ہے؟ کیا اَذِلَّةٌ نہیں ہیں۔ ہندو بھی اپنی طاقت میں مسلمانوں سے بڑھے ہوئے ہیں۔ کوئی ایک ذلت ہے جس میں ان کا نمبر بڑھا ہوا ہے؟ جس قدر ذلیل سے ذلیل پیشے ہیں، وہ ان میں پاؤ گے۔ ٹکڑ گدا مسلمانوں ہی میں ملیں گے۔ جیل خانوں میں جاؤ تو جرائم پیشہ گرفتار مسلمان ہی پاؤ گے۔ شراب خانوں میں جاؤ، کثرت سے مسلمان۔ اب بھی کہتے ہیں ذلت نہیں ہوئی؟ کروڑ ہا ناپاک اور گندی کتابیں اسلام کے رد میں تالیف کی گئیں۔ ہماری قوم میں

بقیہ صفحہ 9 پر

مولانا سید شمشاد احمد ناصر ۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

(قسط 37)

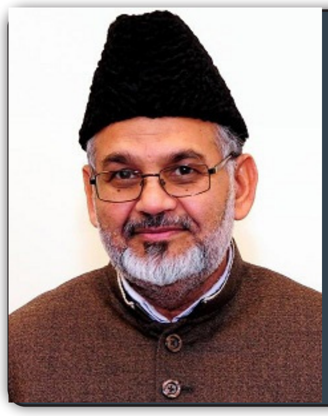

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 3اگست 2007ء صفحہ 24 پر ہماری خبر شائع کی ہے۔ یہ خبریں جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کی ہے۔ ایک خبر کا عنوان ہے۔

UK Ahmadiyya Convention

Watched in Chino

"جلسہ سالانہ برطانیہ چینو میں دیکھا گیا"

اس خبر کے ساتھ 4 تصاویر بھی شائع ہوئی ہیں۔ ایک تصویر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کرتے ہوئے ہے۔ ایک تصویر میں غیر مسلم مہمانان کرام ہیں۔ اور ایک تیسری فوٹو میں حضور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انگلینڈ کے آرچ بشپ سے مصافحہ فرما رہے ہیں۔ اور ایک تصویر بھرپور سامعین کی جلسہ گاہ کی ہے۔ اخبار نے خبر دیتے ہوئے انڈیا پوسٹ نیوز سروس کے حوالہ سے لکھا: جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد چینو کی مسجد میں برطانیہ کے 41 ویں جلسہ سالانہ کو دیکھنے اور سننے کے لئے 29 جولائی کو جمع ہوئے۔ جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد نے جلسہ کے اختتامی سیشن میں خطاب کیا اور دعا پر یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

اخبار نے لکھا کہ برطانیہ میں موسم شدید خراب تھا مگر اس کے باوجود 25 ہزار سے زائد لوگ جلسہ میں شریک ہوئے۔ جو لوگ جلسہ میں شامل ہوئے وہ یورپین ممالک کے علاوہ دیگر ممالک مثلاً امریکہ سے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے گئے۔ بعض مندوبین لاس اینجلس اور چینو سے بھی جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے گئے تھے۔

اخبار نے اس بات کو ہائی لائٹ کیا کہ یوکے کا جلسہ 1984ء کے بعد بہت اہمیت اختیار کر گیا ہے کیونکہ گورنمنٹ آف پاکستان نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ احمدیوں کو مسلمان کہلانے پر مجرم قرار دیا ہے۔ اور انہیں قانونی طور پر مسلمان کہلانے سے روک دیا گیا ہے۔ اس قانون کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے چوتھے روحانی پیشوا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو پاکستان سے ہجرت کرنا پڑی۔ اور وہ لندن تشریف لے آئے۔ اس جلسہ سالانہ میں حضرت مرزا مسرور احمد نے جو جماعت کے پانچویں خلیفہ ہیں۔ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے کہا۔ اور جہاد کی صحیح تعریف کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ ہمیں اس زمانے کے امام کی صداقت کو پہچاننے کی توفیق ملی۔ ہمیں اس لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے پختہ تعلق قائم کرنا چاہئے اور یہی اس وقت کا صحیح جہاد ہے۔

اخبار نے لکھا کہ جلسہ سالانہ کے اجلاس میں مرزا مسرور احمد نے دوران سال ہونے والی جماعت کی ترقیات کو یہاں بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس سال دو لاکھ 75 ہزار سے زائد لوگوں کو احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ ترقی خدا تعالیٰ کے فضل سے جاری ہے اور جماعت احمدیہ افریقہ کے ممالک میں سکول، ہسپتال اور پینے کا صاف پانی بھی مہیا کرنے کے لئے وہاں کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بانیٔ جماعت احمدیہ کے ارشادات اور تعلیمات کی روشنی میں ہمیں اسلام کے پیغام کو ہر ایک تک پہنچانے کے لئے بلاامتیاز وسلوک محبت اور انس اور پیار کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔

الاخبار نے اپنی انگریزی سیکشن کی اشاعت 16 اگست 2007ء صفحہ 29 پر بڑی تفصیل کے ساتھ کیتھولک عیسائی فرقہ کے پادری اور ان کے لوگوں کی مسجد بیت الحمید میں آمد پر پروگرام اور سوال و جواب کی 3 تصاویر کے ساتھ اچھی خبر شائع کی ہے۔ تصاویر میں خاکسار پادری فادر کیری بلیو کو اسلامی کتب تحفہ پیش کر رہا ہے۔ ایک ہیڈ ٹیبل کی ہے جس میں خاکسار حاضرین کے سوالوں کے جواب دے رہا ہے اور تیسری تصویر سامعین کی ہے۔ خبر کے آخر میں جماعت کا فون نمبر معلومات کے لئے درج ہے۔

نیوز ایشیاء نے اپنی اشاعت 8 تا 14 اگست 2007ء صفحہ B-2, 4 پر جلسہ سالانہ برطانیہ کی خبر دو تصاویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان ہے۔

41st Convention of

Ahmadiyya Muslim Convention of UK

"احمدیہ مسلم کمیونٹی برطانیہ کا 41 واں جلسہ سالانہ"

اس ہیڈ لائن کے بعد اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ اس وقت دنیا کے 189 ممالک میں پائی جاتی ہے۔ اور اس سال 262,000 لوگ جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ (حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح)

ایک تصویر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے جلسہ سالانہ کے خطاب کی ہے۔ جب کہ دوسری تصویر میں انگلینڈ کے آرچ بشپ حضور انور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

خبر کا متن وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے گذر چکا ہے۔ خبر کے آخر میں مزید معلومات کے لئے ہماری مسجد کا ٹول فری نمبر دیا گیا ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 10 اگست 2007ء صفحہ B-38 پر جلسہ سالانہ برطانیہ کی مختصراً خبر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ خبر اخبار کے سٹاف رائٹر کے حوالہ سے ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے 41واں جلسہ سالانہ یوکے میں ہوا۔ اور 29 جولائی کو جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا مرزا مسرور احمد نے خطاب کیا جس میں جماعت کی ترقیات کے بارے میں بیان کیا گیا۔ نیز آپ نے ممبران جماعت احمدیہ کو تلقین کی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے سچا اور روحانی تعلق قائم کریں۔ جو اس وقت کا بہت بڑا جہاد ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اسلام کے پیغام کو محبت اور پیار اور امن سے ہمیشہ پھیلاتے چلے جائیں۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 4 تا 10 اگست 2007ء صفحہ C5 پر ایک تصویر کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کی خبر یوں دی ہے۔

Muslims Gather

یعنی مسلمان اکٹھے ہوئے ہیں۔

تصویر میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عالمگیر بیعت لے رہے ہیں۔ خبر میں بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید میں جماعت احمدیہ کے افراد چینو، لاس اینجلس اور اورنج کونٹی نیز سین برناڈینو سے جمع ہو کر جلسہ سالانہ برطانیہ میں سیٹلائٹ کے ذریعہ شامل ہوئے۔ اس موقع پر برطانیہ میں 25 ہزار سے زائد جلسہ میں شامل ہوئے۔

الاخبار نے اپنے انگریزی سیکشن میں 16 اگست 2007ء صفحہ 29 کی اشاعت میں 4 بڑی تصاویر کے ساتھ جلسہ سالانہ برطانیہ کی خبر شائع کی ہے۔

ایک تصویر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ کے خطاب کی ہے۔ جب کہ دوسری تصویر میں انگلینڈ کے آرچ بشپ حضور انور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ تیسری تصویر سامعین جلسہ سالانہ کی ہے۔ اور ایک اور تصویر میں مہمانان کرام (غیر مسلم) تشریف رکھتے ہیں۔

خبر کا متن قریباً بالکل وہی ہے جو اس سے قبل گذر چکا ہے۔ جماعت پر ہونے والے افضال اور ترقیات کا ذکر ہے۔ اور اس وقت کا جہاد یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کریں۔ اور اس امن کے پیغام کو ہر کسی تک پہنچائیں۔

الاخبار نے اپنی عربی سیکشن میں 16اگست 2007ء صفحہ 19 کی اشاعت میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ 29 جون 2007ء کو ارشاد فرمایا تھا۔

اخبار نے خطبہ جمعہ کا عنوان لکھا:

"تَعَالِیْمُ الْاِسْلَامِ ھِیَ لِنَشْرِ الْاِسْلَامِ وَالْاَمْنِ فِی الْعَالَمِ"

"اسلام کی تعلیمات کو دنیا میں پھیلانے کے لئے۔

اسلام کی امن کی تعلیم"

اخبار لکھتا ہے کہ مرزا مسرور احمد امام جماعت احمدیہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں "جنگ" کے بارے میں اسلامی تعلیمات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے سے ہی دنیا میں صلح اور سلامتی کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے اور اس کی بنیاد تقویٰ پر منحصر ہے۔ اور قرآن کریم میں تقویٰ پر قائم رہنے کا ایک مسلمان کو اس قدر تاکیدی حکم ہے کہ ایک مومن سے یہ توقع ہی نہیں کی جاسکتی کہ وہ دنیا کی بدامنی میں کوئی کردار ادا کرسکتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اس وقت قتال کی اجازت دینا، دنیا کے امن و سلامتی کے لئے تھی۔ نہ کہ دنیا میں فتنہ وفساد پیدا کرنے کے لئے جیسا کہ آج کل اسلام مخالف پروپیگنڈا کرنے والے شور مچا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین کے زمانے میں جو جنگیں لڑی گئیں حضرت مسیح موعودؑ نے ان کی 3 وجوہات بھی بیان فرمائی ہیں۔

(1) دفاعی طور پر، اپنی حفاظت اور دفاع کے لئے۔

(2) بطور سزا، یعنی جب مسلمانوں پر حملے کئے گئے تو دشمن کو سزا دینے کے لئے ان سے جنگ کی گئی۔

(3) بطور آزادی قائم کرنے کے لئے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس ضمن میں قرآن کریم کی سورۃ الحج کی آیت 41 بھی پڑھی۔ اس آیت کی تشریح میں آپ نے فرمایا جنگ کی اجازت اس لئے دی گئی کہ ان پر ظلم کیا گیا۔ انہیں بلاوجہ قتل کیا جارہا تھا۔ پھر اس لئے بھی اجازت دی گئی کہ انہیں ان کے گھروں سے بلاوجہ نکالا گیا۔

حضور نے فرمایا کہ پس یہ اصولی حکم آ گیا کہ جب کوئی قوم دیر تک مسلسل دوسری قوم کے ظلموں کا تختۂ مشق بنی رہے تو یہ اجازت دی جاتی ہے لیکن اس کا مقصد ظلم کا خاتمہ ہو نہ کہ ظلموں کا بدلہ لینے کے لئے۔ اس پرحکمت ارشاد نے دوسرے مذاہب کا بھی تحفظ کیا ہے۔ یعنی یہ کہ اگر یہ اجازت نہ دی جاتی تو ہر مذہب کی عبادت گاہ ظالموں کے ہاتھوں تباہ و برباد ہوجاتی۔ جس سے نفرتیں اور بڑھتی ہیں اور دنیا سے سلامتی اٹھ جاتی ہے۔ فرمایا کہ آج کل بدقسمتی سے بعض مسلمان عیسائیوں کو بھی نوٹس دے رہے ہیں۔ فرمایا پچھلے دنوں اخباروں میں آ رہا تھا چارسدہ میں نوٹس دیا گیا کہ مسلمان ہوجاؤ ورنہ قتل کر دیئے جاؤ گے اور تمہارا گرجا گرا دیا جائے گا۔ چند سال پہلے گرائے بھی گئے تھے تو یہ چیز ہے جس نے اسلام کو بدنام کیا ہے۔ اور مخالفین اسلام کو اسلام پر انگلی اٹھانے کا موقع دیا ہے۔ آج مسلمانوں کی ان وجوہات کی بناء پر ہر جگہ سبکی ہورہی ہے اور وہ اس وجہ سے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی خلاف ورزی کر رہے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر فساد اور شر کو ختم کرنے کے لئے عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔

فرمایا: آج ہم دیکھتے ہیں بظاہر کہیں بھی اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت مسلمانوں کے شامل حال نہیں ہے وہ بہت ہی بری حالت میں ہیں۔ پھر احمدیوں پر جو ظلم ہو رہے ہیں ان کی مسجدیں گرانے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر رہے ہیں اس وجہ سے برکت اٹھ رہی ہے۔ پس جہاں تک احمدی کا سوال ہے احمدی تو حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم پر عمل کرنے کی وجہ سے سختی کا جواب سختی سے نہیں دیتے کیوں کہ جس حکومت میں وہ رہے ہیں اس کے قانون کی پابندی کی وجہ سے ٹھیک ظلم سہہ لیتے ہیں، صبر کر رہے ہیں اور یوں بھی اب مسیح موعودؑ کے زمانے میں توپ و تفنگ کی جو ظاہری جنگ ہے اس کی ممانعت ہے۔ احمدیوں نے تو اینٹ کا جواب اینٹ یا پتھر سے نہیں دینا لیکن خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کی مدد کو آئے گا۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ کرے مسلمانوں کو عقل آ جائے اور اس حکم کے تحت ہر مظلوم کا دفاع کرنے والے ہوں اور ہر ظالم کو ظلم سے روکنے والے بنیں کیونکہ مسلمانوں کی سلامتی اسی سے وابستہ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (الحج: 42) پس یہ ان لوگوں کا کام ہے کہ جب ان کے پاس طاقت آ جاتی ہے تو پھر اپنے جائزے لیں اور سوچیں کہ یہ سب کچھ جو ملا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملا ہے۔

پس ان سب باتوں کا مقصد یہ بتانا ہے کہ ایک اسلامی حکومت طاقت آنے کے بعد صرف اپنی طاقت کو غلط ذرائع سے بڑھانے میں مصروف نہ ہوجائے۔ بلکہ بلاامتیاز مذہب و نسل ہر شہری کے حقوق کی حفاظت، غریبوں کو ان کا مقام دینا، یہ اس کا کام ہے تا کہ معاشرے اور ملک میں امن و سلامتی پیدا ہو۔ اور خاص طور پر ہر شہری کے اس کے ضمیر کے مطابق مذہب اختیار کرنے اور اس کے مطابق عبادت کرنے اور اس کی عبادت گاہوں کی حفاظت کی ضمانت دینا یہ ایک اسلامی حکومت کا کام ہے۔ کیونکہ یہی چیز ہے جو امن و سلامتی کی بھی ضمانت ہے۔

حضور نے سورۃ بقرہ کی آیات 191 تا 194 بھی پڑھیں۔ فرمایا کہ اگر جنگ کرنا ٹھہر جائے تو جنگ کو بھی محدود رکھو یہ نہیں کہ دشمن کو سبق دینے کے لئے جنگ کے میدان وسیع کرتے چلے جاؤ۔ پھر عبادت گاہوں کے قریب بھی جنگ سے منع کیا ہے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ اپنے لشکروں کو خاص طور پر ہمیشہ یہ ہدایت فرماتے تھے کہ معبدوں اور گرجوں کی حفاظت کرنی ہے ان کو نہیں گرانا اور مسجد حرام کے اردگرد تو جنگ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان آنحضرت ﷺ کے ذریعہ کرایا کہ ہم یہ جنگ ظلم کی وجہ سے نہیں کر رہے۔ بلکہ یہ تم ہو جنہوں نے ہمیں ظلم کا نشانہ بنایا۔ جنگ بدر کے بعد کفار سے کہا جا رہا ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کو جس طرح ظلم کا نشانہ بنایا اور پھر آنحضرت ﷺ کو جو دکھ اور تکالیف دی گئیں۔ اسی بدر کی جنگ میں کفار کو شکست کا سامنا ہوا۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی ذات پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ آپ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ زبردستی لشکر کشی کیا کرتے تھے۔ زبردستی مسلمان بناتے تھے اور اسی وجہ سے یہ جنگیں لڑی ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ جب آپ بادشاہوں کو خط لکھتے تھے تو فرماتے تھے کہ اَسْلِمْ تَسْلَمْ یا اَسْلِمُوْا تُسْلَمُوْا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام قبول کرلو ورنہ ہم طاقت کے زور سے منوائیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ خالصۃ تبلیغی نقطہ نظر سے یہ فرماتے تھے کہ اسلام کا پیغام ہی ہے جو سلامتی کا ہے اس لئے اس کی فرمانبرداری کرو اور اس کے سائے تلے آجاؤ۔

حضور ﷺ نے اس وقت کی ساری بڑی طاقتوں کو خط لکھے تھے، تو کیا اس کا مطلب یہ تھا کہ تم سب کے ساتھ میں جنگ کے لئے تیار ہوں۔ کوئی بھی عقل مند آدمی ایسا نہیں کرسکتا کہ سب بڑی بڑی طاقتوں کے ساتھ جنگ کا اعلان کر دے حالانکہ اس وقت اسلام کی طاقت خود محدود تھی۔ آپ انسانی ہمدردی چاہتے تھے۔ آپ کو یقین تھا کہ یہ دین ہے جو امن اور سلامتی پھیلانے والا ہے اس لئے دنیا کو اسے تسلیم کرنا چاہئے۔ اور اسی نیت سے آپ نے بادشاہوں کو یہ پیغامات بھجوائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ تاریخ شاہد ہے کہ آپ جنگوں میں کس طرح محکوم قوم کا خیال رکھتے تھے۔ یہاں تک فرمایا کہ جنگ میں بھی کوئی دھوکے بازی نہیں کرنی۔ آپ کے حملے بھی دن کی روشنی میں ہوا کرتے تھے، حکم تھا کہ کسی بچے کو نہیں مارنا، کسی عورت کو نہیں مارنا اور مذہبی راہنماؤں کو قتل نہیں کرنا، بوڑھوں کو نہیں مارنا بلکہ جو تلوار نہیں اٹھاتا اسے بھی کچھ نہیں کہنا چاہئے خواہ وہ نوجوان ہو، پھر دشمن ملک کے اندر خود دہشت پیدا نہیں کرنی۔ چنانچہ فرمایا کہ تمہارا ہر کام صرف اور صرف خدا ہی کے لئے ہو۔ پھر دیکھیں انسانی ہمدردی کی انتہا آپؐ نے فرمایا دشمن کے منہ پر زخم نہیں لگانا، دشمن کو کم سے کم نقصان پہنچانا، قیدیوں کے آرام کا خیال رکھنا۔

فرمایا: تو یہ ہے اسلام کی خوبصورت تعلیم جو ہر پہلو سے ہر طبقے پر سلامتی بکھیرنے والی ہے۔ ہر ایک کو آزادی دلوانے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ اللہ تعالیٰ کی اس خوبصورت تعلیم کے جو مختلف پہلو ہیں ان کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے اسلام کی روشن اور حسین تعلیم سے دنیا کو روشناس کرائیں۔ آمین

ہفت روزہ ایشیاء ٹربیون نے اپنی اشاعت 12 ستمبر 2007ء صفحہ 6 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ خاکسار کا مضمون بعنوان ''رمضان المبارک کے فضائل و برکات'' شائع کیا۔ جس کی ہیڈ لائن قرآن کریم کی آیت کریمہ کا ترجمہ ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہے۔ (القرآن)

امریکہ اور ساری دنیا میں رمضان المبارک کی آمد آمد تھی۔ اس پر یہ مضمون لکھا گیا جس میں بتایا گیا کہ اسلامی عبادات کا ایک اہم رکن روزہ ہے۔ اور اس کا مطلب شرعی اصطلاح میں یہ ہے کہ طلوع فجر یعنی صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک عبادت کی نیت سے کھانے پینے، لغو کاموں سے پرہیز اور جماع سے رکنے کا نام صوم یا روزہ ہے۔

اس کے بعد روزہ کی غرض اصلاح نفس کا ذکر ہے۔ اور اس ضمن میں قرآن کریم کی سورۃ البقرۃ کی آیت 184 کا بیان ہے۔ پس روزے سے انسان ہر بدی، ہر لغو کام، جھوٹ، خیانت، بے ایمانی سے بچے اور تقویٰ اختیار کرے۔ تقویٰ کے معنی ہی بچنے کے ہیں۔ جو شخص گندے کام کرے، لغو کام کرے، اس کا روزہ بے معنی ہے۔

خاکسار نے اس مضمون میں چند احادیث بھی درج کی ہیں جن میں روزے کی فضیلت اور برکات ہیں جیسے یہ کہ رمضان کے آنے سے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہیں۔ اور شیطان کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 13 ستمبر 2007ء سیکشن B میں صفحہ اول پر اس عنوان سے خبر دی ہے۔

Muslims Begin Month of Prayer,Fasting

''یعنی مسلمانوں کا عبادات اور روزے کا مہینہ شروع ہے''

یہ خبر ڈیلی بلٹن کے سٹاف رائٹر Andrea Bennett نے دی ہے جس کے شروع میں لکھا ہے کہ رمضان روحانیت، عبادات اور امن کی تجدید کے لئے آیا ہے۔ امریکہ میں اس دن 13 ستمبر کو رمضان کے چاند نظر آیا تھا۔ اس لئے اخبار نے یہ لکھا کہ آج رات سے مسلمانوں کی فیملیز روزہ رکھیں گی اور شام کو افطار کریں گی۔ اس کے بعد کچھ مسلمان لیڈروں کے انٹرویوز ہیں۔ اس کے بعد خاکسار کا انٹرویو ہے۔ اخبار نے خاکسار کے حوالہ سے لکھا کہ: امام شمشاد نے بتایا کہ یہاں جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید میں روزانہ 5 وقت کی نمازیں ہوں گی۔ اس کے علاوہ روزانہ شام کو 7 بجے سے 9 بجے تک قرآن کریم کی تعلیمات (درس القرآن) کا اور آنحضرتؐ کی احادیث سے بیان ہوا کریں گی۔

امام شمشاد نے کہا کہ ہماری طرف سے ہر ایک کو رمضان کے پروگراموں میں شامل ہونے کی دعوت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ رمضان کے دنوں میں ہمارے ہمسائے، دوست، عیسائی اور دیگر لوگ افطاری اور درس میں بھی شامل ہوتے ہیں۔ امام نے کہا کہ 13 اکتوبر کو رمضان کے اختتام پر عیدالفطر بھی منائی جائے گی۔ ہم تمام مذاہب کے لوگوں کو شامل ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔ امام شمشاد ناصر نے مزید بتایا کہ اس وقت تمام دنیا میں ''انسانیت'' کو مشکلات درپیش ہیں اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ لوگ آئیں اور ہمارے ساتھ مل کر انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے

دعا کریں۔ رمضان کے لئے ہمارا یہی سب کو پیغام ہے۔

اخبار نے آخر میں مسجد بیت الحمید کا فون نمبر بھی معلومات کے لئے دیا ہے۔

نوٹ: جیسا کہ خاکسار لکھ چکا ہے کہ یہ یہاں کا دوسرا بڑا اخبار ہے۔ دیگر 3-4 مسلمان لیڈروں کے بیانات بھی اس خبر میں ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری مسجد کا ہی فون نمبر دیا ہے۔ اور خاکسار کا بیان زیادہ ہے بہ نسبت دوسرے تمام لیڈروں کے بیانات کے مدمقابل پر۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

ہفت روزہ پاکستان پوسٹ نے اپنی 13 ستمبر 2007ء کی اشاعت میں صفحہ 9-10 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''رمضان المبارک کے فضائل و برکات'' پر شائع کیا۔ جس میں روزہ کی فلاسفی اور رمضان اور روزوں کی فرضیت کے بارے میں آیت کریمہ 2:188 کے استدلال اور رمضان کی فضیلت احادیث نبویہ سے درج کی گئی ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ٹائمز نے بھی اپنی 13 ستمبر 2007ء کی اشاعت میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون ''رمضان المبارک کے فضائل و برکات'' پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

ہفت روزہ پاکستان جرنل نے بھی اپنی اشاعت 14 ستمبر 2007ء صفحہ 3 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''رمضان المبارک کے فضائل و برکات'' پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون کا متن وہی ہے جو دیگر اخبارات نے شائع کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

ایک ضروری وضاحت: امریکہ کے مختلف شہروں میں خصوصاً بڑے بڑے شہروں میں جہاں پاکستانی، انڈین آبادی بھی کثرت سے پائی جاتی ہے۔ اردو میں اخبارات شائع کرتی ہے۔ اور یہاں کے لوکل پڑھے لکھے طبقہ کے لوگ بھی اخبارات میں اپنے مضامین اور کالم لکھتے ہیں۔ بعض اخبارات میں دینی مسائل اور بعض فقہی مسائل کے عنوان سے بھی عوام الناس کے سوالوں کے جواب دیتے ہیں۔

چنانچہ پاکستان جرنل اخبار میں بھی اس قسم کا ایک سلسلہ وار پروگرام شروع تھا جس میں ''عالم دین'' سوالوں کے جواب دیتے ہیں۔ خاکسار یہ صفحہ بھی شوق سے پڑھتا ہے تا کہ پتہ چل سکے کہ کہاں کہاں درست جواب دیا گیا ہے وغیرہ چنانچہ پاکستان جرنل میں ایک دفعہ ایک سوال شائع ہوا کہ آیا قبر کو بوسہ دیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ جب خاکسار نے اس کا جواب پڑھا تو مجھے وہ اسلامی شریعت اور آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے خلاف محسوس ہوا۔ خاکسار نے اسی وقت ایک خط ایڈیٹر پاکستان جرنل کو تصحیح کے لئے لکھا۔ تصحیح تو شائع نہیں ہوئی۔ ہوسکتا ہے کہ خاکسار کا خط اُن کے عالم صاحب کی خدمت میں انہوں نے بھجوایا ہو۔ افادہ عام کے لئے خاکسار وہ خط بھی یہاں نقل کرتا ہے۔ کیوں کہ یہ بھی جماعت احمدیہ کی ذمہ داری ہے کہ اسلام اور آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کا پوری طرح دفاع کرے۔ بے شک اسے آج پذیرائی حاصل نہ ہوگی۔ لیکن ہم اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے والے ہوجائیں گے۔ اس لئے جب بھی جہاں بھی کہیں اس قسم کی کوئی بات سامنے آئے جو اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہو اس کا نوٹس لینا چاہئے اور متعلقہ ادارہ یا پریس یا اخبار کو ضرور اس کی وضاحت نرمی اور پیار کے ساتھ بھیج دینی چاہیئے۔ باقی ان کا کام ہے۔ وہ خط جو لکھا گیا یہ ہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِرُ

مکرم محترم جناب ایڈیٹر صاحب پاکستان جرنل۔

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

خدا کرے آپ ہمیشہ خیریت سے اور خوش وخرم رہیں۔ آمین۔ کل خاکسار کو ایک پاکستانی ریسٹورانٹ پر جانے کا موقع ملا تو وہاں پر پاکستان جرنل نظر آیا۔ خاکسار نے بڑے شوق سے اٹھایا اور گھر آ کر اس کا مطالعہ کیا۔ سب سے پہلے تو میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اس علاقہ میں یعنی کیلیفورنیا کے علاقہ میں اور پھر خصوصیت کے ساتھ لاس اینجلس کے علاقہ میں اس مؤقر اخبار کو شائع کرنے اور تقسیم کرنے کا سہرا اپنے سر باندھا ہے۔ جَزَاکَ اللّٰہُ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی احسن جزا دے۔ آمین۔

اخبار مجھے بہت پسند آیا۔ خبریں تو قریباً قریباً ہر ایک اخبار کی وہی ہوتی ہیں لیکن مضامین ہر اخبار کے الگ الگ علمی ذوق کو پورا کرنے والے ہوتے ہیں۔

اخبار پاکستان جرنل کے مضامین بھی عمدہ تھے۔ ایک بات کی طرف خاکسار آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اس ہفتہ کے پرچہ کے صفحہ 8 پر ''اسلام'' کے عنوان سے صفحہ کے آخری حصہ میں فقہی اور دینی مسائل کے جواب مفتی منیب الرحمان صاحب کی طرف سے لکھے گئے ہیں۔ پہلا سوال قبر کی زیارت اور قبر کو بوسہ دینے کے بارے میں تھا۔ محترم مفتی صاحب نے اس کے جواب میں لکھا ''کہ ویسے تو ٹھیک نہیں ہے لیکن ماں باپ کی قبر کو بوسہ دینا ٹھیک ہے۔''

میرے خیال میں یہ جواب اسلامی شریعت اور تقاضے کے بالکل خلاف ہے۔ پاکستان اور ہندوستان میں یہی کچھ تو ہو رہا ہے۔ پیر پرستی اور قبر پرستی۔ ایک علامہ کے حوالہ سے یہ جواب لکھا گیا ہے۔ اگر جواب قرآن، سنت نبوی ﷺ یا حدیث نبوی ﷺ سے دیا جاتا تو ٹھیک تھا۔ اور جن علامہ کا ذکر کیا گیا ہے حیرت ہے کہ انہیں بھی پھر قرآن و حدیث و سنت پر پورا عبور حاصل نہیں ہے۔

میرے خیال میں کسی قبر کو بوسہ دینے کی اجازت نہیں ہے خواہ وہ ماں کی ہو یا باپ کی۔ دنیا میں قریباً 80 فیصد سے زائد لوگ ماں باپ بنتے ہیں تو گویا کم و بیش اتنے فی صد لوگ قبروں کو بوسہ دے سکتے ہیں۔ اس سے قبر پرستی کی بنیاد ڈال دی گئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ برا ہو یہود و نصاریٰ کا (بلکہ فرمایا لَعَنَ اللّٰہُ) یعنی لعنت ہو ان پر کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

میرے خیال میں اس جواب کی تصحیح شائع ہونی چاہیئے۔ اسلام کی صحیح تصویر پیش ہونی چاہئے۔ اور اس کے لئے آنحضرت ﷺ کو مشعل راہ بنایا جائے۔

ہاں فقہی مسائل میں اختلاف کی گنجائش ضرور ہے لیکن یہ ایسا مسئلہ ہے جہاں توحید پر زد پڑتی ہے اور قبر پرستی کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ جَزَاکَ اللّٰہُ اَحۡسَنَ الۡجَزَآءِ۔ وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ۔ خاکسار۔ (امام سید شمشاد احمد ناصر مسجد بیت الحمید چینو کیلیفورنیا لاس اینجلس)

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 15 تا 21 ستمبر 2007ء صفحہ B-3 پر اس عنوان سے مختصراً خبر دی۔

Holy Days for Muslims

''مسلمانوں کے مقدس ایام''

اخبار نے لکھا کہ مسلمانوں کے مقدس ایام یعنی روزے رکھنے کے دن شروع ہوگئے ہیں۔ جس میں وہ قرآن کریم سیکھیں گے اور قرآن کریم کو پڑھیں گے اور اس سلسلہ میں قرآن کی کلاسز (درس القرآن) ہوں گی۔ اور یہاں پر مسجد بیت الحمید جو جماعت احمدیہ کی مسجد ہے اور رامونا ایونیو پر واقع ہے۔ امام شمشاد رمضان کی عبادات کروائیں گے۔ مسجد کا فون نمبر بھی ہے۔

ایشیا ٹریبون نے اپنی اشاعت 19 ستمبر 2007ء صفحہ 16 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان رمضان المبارک سے کس طرح فائدہ اٹھایا جائے، خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

اس مضمون میں خاکسار نے 11 باتیں لکھیں۔

(1) نماز باجماعت کا قیام کریں۔ قرآن و حدیث سے نماز باجماعت کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

(2) قیام اللیل۔ رمضان میں نماز تہجد کی طرف، قرآن و حدیث سے توجہ دلائی گئی ہے اور اہمیت بیان کی گئی ہے۔ جس میں قبولیت دعا خاص طور پر ہے۔ آنحضرت ﷺ کا طریق تہجد بھی بیان کیا گیا ہے۔

(3) نماز تراویح کے بارے میں اور نوافل کے بارے میں اہمیت و برکات بیان کی گئی ہے۔

(4) تلاوت قرآن کریم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

(5) دعائیں کریں۔ دعائیں کریں۔ دعائیں کریں۔ دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ اور رمضان میں خاص طور پر افطاری کے وقت کو باتوں میں ضائع کرنے کی بجائے اس وقت کو دعاؤں میں گذارنے کی تلقین اور احادیث سے اس کی اہمیت بیان ہے۔ آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث بھی درج ہے کہ رمضان میں ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے اور اس ماہ اللہ سے مانگنے والا کبھی نامراد نہیں رہتا۔

(6) ذکر الٰہی، توبہ و استغفار اور درود شریف کے ورد، کی طرف رمضان میں خاص توجہ دلائی گئی ہے۔ دعاؤں کی قبولیت میں اول خدا تعالیٰ کی حمد و ستائش اور پھر درود شریف قبولیت دعا کا باعث ہوتا ہے۔ نیز انسان کی توبہ سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور اس کے گناہ بخشتا ہے۔ استغفار سے انسان گذشتہ گناہوں کی تلافی اور آئندہ سے بچنے کے لئے ڈھال ہے۔ ان سب کی اہمیت اور فضیلت احادیث نبویہ ﷺ سے بیان کی گئی ہے۔ اور چند قرآنی دعائیں بھی درج کی گئی ہیں۔

(7) صدقہ و خیرات کرنے کی طرف بھی خصوصی توجہ دلائی گئی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی سخاوت رمضان میں تیز آندھی سے بھی زیادہ ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ چندوں کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔

(8) فطرانہ کی اہمیت اور ادائیگی کی طرف توجہ احادیث کی روشنی میں۔

(9) رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کی اہمیت اور مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

(10) لیلۃ القدر کی تلاش و اہمیت کے بارے میں ہے۔

(11) عیدالفطر مسلمانوں کی خوشی کا دن اور یہ دن

بقیہ صفحہ 9 پر

مدثر ظفر

ہم املا کی غلطیاں کیوں کرتے ہیں؟

مضمون نویسوں اور کمپوزنگ کرنے والے حضرات کے لئے اہم تحریر

املا کی غلطیاں کتنا بڑا سردرد ہیں یہ کوئی اخبار کا ایڈیٹر ہی جان سکتا ہے۔ایسی تحریر جس میں املا کی غلطیاں ہوں قارئین پر بھی اچھا تاثر نہیں ڈالتیں۔ماضی کے مقابلہ میں یہ مسئلہ دور حاضر میں اس وجہ سے بھی زیادہ سنگین صورتحال اختیار کر چکا ہے کہ ماضی میں تحریر کا زیادہ تر کام قلم سے ہی کیا جاتا تھا۔قلم سے لکھتے وقت تحریر پر نظر ہوتی ہے نیز ٹائپنگ کی نسبت لکھنے کی رفتار بھی کم ہوتی ہے جس کی وجہ سے غلطی کا امکان بھی کم ہوتا تھا۔جب کہ ٹائپنگ کی مشق سے تحریر پر نظر نہ ہونے کے باوجود روانی اور تیزی سے لکھا جا سکتا ہے ایسے میں غلطی کا امکان بھی بڑھ جاتا ہے۔ٹائپ رائٹر ستمبر 1867ء میں ایجاد ہوا تھا اور کمرشل ٹائپ رائٹر 1873ء میں بننا شروع ہوئے تو تحریر کے میدان میں انقلاب آ گیا۔گو کہ ٹائپ رائٹر کے اپنے بہت سے مسائل تھے لیکن وقت کے ساتھ اس میں جدت آتی رہی جو آج کمپیوٹر کے کی بورڈ کی صورت میں منتج ہو کر ہمارے سامنے ہے۔جہاں ایک شخص ایک منٹ میں 40 الفاظ اپنے ہاتھ سے لکھ سکتا تھا وہیں ٹائپ رائٹر کی مدد سے 60 سے 75 الفاظ فی منٹ تک ٹائپ کیے جاسکتے تھے۔یعنی ہاتھ سے لکھنے کی نسبت تقریباً دگنا۔الیکٹرک کی بورڈ پر تیز ترین ٹائپنگ کا ریکارڈ باربرا بلیک برن کے نام ہے جنہوں نے 2005ء میں ایک ٹیسٹ کے دوران ایک منٹ میں 216 الفاظ ٹائپ کیے۔

لکھنے کی نسبت ٹائپ کرتے وقت غلطی کا امکان اس لیے بھی زیادہ ہوتا ہے کہ دماغ کئی کام بیک وقت سرانجام دے رہا ہوتا ہے۔جیسا کہ سوچنا، جملہ بینی کرنا، تخلیق کرنا، تحریر کا نفس مضمون ذہن میں رکھتے ہوئے لفظوں کا انتخاب کرنا وغیرہ۔اس کے علاوہ دماغ کو ایک سیکنڈ میں 11 ملین bits کے قریب معلومات مسلسل مل رہی ہوتی ہیں۔ایسے میں غلطی کا امکان بہت زیادہ ہوتا ہے۔املا کی غلطیاں کرنے کا مطلب کند ذہن ہونا ہرگز نہیں ہے۔البتہ تھوڑی توجہ سے اس پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ہمارا دماغ خالق کی ایسی تخلیق ہے جس پر جتنا غور کریں اتنا حیرت میں مبتلاء ہوجاتے ہیں۔سوتے ہوئے بھی دماغ کا ایک حصہ نہ صرف بیدار رہتا ہے بلکہ یہ ہمارے ساتھ پیش آنے والے مسائل کے حل بھی تجویز کرتا ہے۔یہ اکثر ہمارے روز مرہ کے معمولات میں بار بار سامنے آنے والی چیزوں سے صرف نظر کرنا شروع کر دیتا ہے۔مثلاً گلی میں نیا اسپیڈ بریکر بن جائے تو پہلے کچھ دن آپ اس پر سے گزرتے ہوئے اسے نوٹس کریں گے لیکن پھر آپ معمول کے مطابق وہاں سے گزر جاتے ہیں۔یہی عمل ٹائپنگ کے دوران ہوتا ہے۔ہمارا دماغ اپنے ذخیرہ الفاظ میں موجود لفظوں کو جملے کے لیے چننے کے دوران زیادہ استعمال ہونے والے الفاظ یا گرامر کی ترتیب کو ہمارے ٹائپ کرنے سے قبل ہی ترتیب میں لے آتا ہے اور جملے کے ہر لفظ کو انفرادی طور پر نہیں پرکھتا کہ وہ صحیح طرح ٹائپ کیا گیا ہے یا نہیں۔چوں کہ لاشعور میں وہ جملہ ایک سیکنڈ سے بھی قلیل وقت میں مکمل ہو چکا ہوتا ہے اس لیے ٹائپنگ کے دوران ہمیں لگتا ہے کہ جملہ ٹھیک لکھا گیا ہے۔یعنی کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا دماغ ہمارے سوچ کر لکھنے کے دوران اوور سمارٹ بننے کی کوشش کرتا ہے جس کے نتیجے میں ایسی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں جن میں جملے کے آخر میں کوئی لفظ چھوٹ جاتا ہے یا پھر گرائمر آگے پیچھے ہو جاتی ہے۔تحریر میں ایسی غلطی صاحب تحریر کی کم علمی پر دلالت نہیں کرتی بلکہ یہ دماغ کے معلومات کو تیزی سے پراسس کرنے کے نتیجے میں ہوتا ہے۔اس طرح نہ صرف ٹائپ کرنے کے دوران الفاظ چھوٹ جاتے ہیں بلکہ تحریر کو پروف ریڈ کرتے ہوئے بھی ایسی فاش غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں۔کیونکہ دیکھ کر پڑھنے کے دوران جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی ہمارے دماغ میں وہ جملہ مکمل ہو چکا ہوتا ہے۔

دوسری عام غلطی ہم آواز الفاظ کے لکھنے میں ہوتی ہے۔جیسے الف اور ع میں ز،ض،ذ،ژ اور ظ میں ط اور ت میں ہ اور ح میں علی ھذا القیاس۔اس معاملہ میں بھی کسی حد تک دوران تحریر وفور خیالات کو حوالہ قرطاس کرنے میں توجہ کے بہت زیادہ مرکوز ہونے کا قصور ہے۔لیکن اگر صاحب تحریر ہر بار ’’ذلالت کو زلالت‘‘ لکھیں، صحیح اور سہی میں فرق نہ کریں ’’کے اور کہ‘‘ کو ان کی جگہ پر استعمال نا کریں تو یہ ان کے علمی تبحر پر سوالیہ نشان ضرور ہے۔

یونیورسٹی آف شیفلڈ سے تعلق رکھنے والے ماہر نفسیات ڈاکٹر ٹام سٹیفورڈ نے وکی پیڈیا کے edits پر تحقیق کی اور دیکھا کہ کس طرح دماغ زبان کو پراسس کرتا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ جب آپ کسی تحریر کو ٹائپ کرنا شروع کرتے ہیں اور آپ کے ٹائپ کرنے کی رفتار اور تحریر میں روانی اور تیزی آتی ہے تو وہ چیز آپ کے معمولات میں شامل ہو جاتی ہے جس پر آپ کے دماغ کو زیادہ سوچنے کی ضرورت پیش نہیں آتی ہے۔اس معاملہ پر تحقیق کرنے والے سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ جب لوگ ایک جیسے یا بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کا استعمال کرتے ہیں تو دماغ میں موجود نیوران کے فائر کرنے کا پیٹرن تبدیل ہو جاتا ہے (نیوران کی فائرنگ دماغی افعال میں سے ہے جسے سادہ طریقے سے یوں سمجھ لیں کہ جس طرح گھروں میں بجلی کی ترسیل کے لیے بجلی کے تاروں کی وائرنگ کی جاتی ہے ایسے ہی دماغ میں نیوران کے فائر کرنے کا نظام ہوتا ہے) جس کے نتیجے میں دماغ بار بار دھرائے جانے والے الفاظ پر اپنی توانائی صرف نہیں کرتا اور ٹائپ کرنے کے دوران الفاظ چھوٹ جاتے ہیں اور یہی معاملہ گرائمر کی غلطیوں میں بھی پیش آتا ہے۔

اس تحریر کا مقصد املا کی غلطیوں کو جواز فراہم کرنا ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ کسی قدر غیر اختیاری معاملہ ہونے کے باعث اس کی سائنسی وجوہات کا ادراک حاصل کر کے اس پر قابو پانے کی کوشش کرنا ہے۔جملے کے اختتام پر الفاظ کا غائب ہونا عام غلطی ہے۔اسے ذہن میں رکھ کر مسلسل مشق کرنے سے اس خامی پر قابو پانا ممکن ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ ٹائپنگ کے دوران اس بات کا خیال رکھا جائے اور تحریر مکمل کرنے کے بعد بار بار تحریر کو پروف ریڈ کیا جائے۔اگر ممکن ہو تو کسی اور سے بھی پروف ریڈنگ میں مدد لیں۔جب بات ہو الفضل جیسے موقر جریدے کے لیے لکھنے کی تو پھر ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

ایسی تحاریر جن میں املا کی غلطیاں بہت زیادہ ہوں اشاعت کے معیار پر پورا اترنے میں ناکام رہتی ہیں۔گو کہ ایڈیٹر تحریر میں ردو بدل کا استحقاق رکھتا ہے اور معمولی غلطیوں کو درست بھی کر دیا جاتا ہے لیکن اولین ذمہ داری صاحب تحریر کی ہے کہ وہ اپنی تحریر پر محنت کرے۔معروف اردو بلاگنگ ویب سائٹ ’’ہم سب‘‘ پر لکھنے والوں کے لیے ہدایات میں درج ایک جملہ ہمیشہ میرے مدنظر رہتا ہے۔ہدایات کی ذیل میں لکھا ہے۔

’’بسا اوقات آپ کی ایک اچھی تحریر بھی کمپوزنگ کے غیر معیاری ہونے کی وجہ سے مسترد کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ خود اپنی تحریر کو اہم سمجھ کر اس پر محنت نہیں کریں گے، تو پھر دوسرے افراد بھی اسے اہمیت نہ دینے پر مائل ہوں گے‘‘

بقیہ: ارشادات حضرت مسیح موعودؑ...... از صفحہ 4

مغل، سید کہلانے والے اور شریف کہلانے والے عیسائی ہو کر اسی زبان سے سید المعصومین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو کوسنے لگے۔ صفدر علی اور عماد الدین وغیرہ کون تھے؟ امہات المومنین کا مصنف کون ہے؟ جس پر اس قدر واویلا اور شور مچایا گیا اور آخر کچھ بھی نہ کر سکے۔ اس پر بھی کہتے ہیں کہ ذلت نہیں ہوئی۔ کیا تم تب خوش ہوتے کہ اسلام کا اتنا رہا سہا نام بھی باقی نہ رہتا، تب محسوس کرتے کہ ہاں اب ذلت ہوئی ہے!!!

آہ! میں تم کو کیوں کر دکھاؤں جو اسلام کی حالت ہو رہی ہے۔

دیکھو! میں پھر کھول کر کہتا ہوں کہ یہی بدر کا زمانہ ہے۔ اسلام پر ذلت کا وقت آچکا ہے، مگر اب خدا نے چاہا ہے کہ اس کی نصرت کرے، چنانچہ اس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اسلام کو براہین اور حجج کے ساتھ تمام ملتوں اور مذہبوں پر غالب کر کے دکھادوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مبارک زمانہ میں چاہا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔ اب کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ جس طرح پہلے صحابہؓ کے زمانہ میں چاروں صفات کی ایک خاص تجلی ظاہر ہوئی تھی۔ اب پھر وہی زمانہ ہے اور ربوبیت کا وقت آیا ہے۔ نادان مخالف چاہتے ہیں کہ بچے کو الگ کر دیں، مگر خدا کی ربوبیت نہیں چاہتی۔ بارش کی طرح اس کی رحمت برس رہی ہے۔ یہ مولوی حامی دین کہلانے والے مخالفت کر کے چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں۔ مگر یہ نور پورا ہو کر رہے گا۔ اسی طرح پر جس طرح اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔ یہ خوش ہوتے ہیں اور تسلیم کر لیتے ہیں جب پادری اٹھ اٹھ کر کہتے ہیں کہ تمہارا نبی مر گیا اور زندہ نبی مسیح ہی ہے اور مس شیطان سے مسیح ہی بچا ہوا ہے۔ اور مسیح نے مردوں کو زندہ کیا۔ یہ بھی تائید کر کے کہہ دیتے ہیں کہ ہاں چڑیاں بنایا کرتے تھے۔ ایک شخص موحد میرے پاس آیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ مسیح جو چڑیاں بنایا کرتے تھے۔ اب تو وہ بہت ہوگئی ہوں گی۔ کیا فرق کر سکتے ہو؟ اس نے کہا ہاں مل جل گئی ہیں۔ اس طرح پر ان لوگوں نے مسیح کو نصف خدائی کا دعویدار بنا لیا ہے۔ ایسا ہی انہوں نے دجال کی نسبت مان رکھا ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کرے گا۔ اور یہ کرے گا اور وہ کرے گا۔ افسوس قرآن تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تلوار سے تمام ان باطل معبودوں کو قتل کرتا ہے، جن میں خدائی صفات مانی جائیں۔ پھر یہ دجال کہاں سے نکل آیا ہے۔ سورۃ فاتحہ میں یہودی اور عیسائی بننے سے بچنے کی دعا تو سکھلائی، کیا دجال کا ذکر خدا کو یاد نہ رہا جو اتنا بڑا فتنہ تھا؟ اصل یہ ہے کہ ان لوگوں کی عقل ماری گئی اور یہ اس کے مصداق ہیں۔ کِے برسرِ شاخ و بن سے برید۔

یہ لوگ جب کہ اس طرح سے اسلام کو ذلیل کرنے پر آمادہ ہوئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق کہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10) قرآن شریف کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے چودھویں صدی کے سر پر مجھے بھیجا ہے۔

کیا نہیں دیکھتے کہ کس طرح پر اس کے نشانات ظاہر ہو رہے ہیں۔ خسوف وکسوف رمضان میں ہو گیا۔ کیا ہو سکتا ہے کہ مہدی موجود نہ ہو اور یہ مہدی کا نشان پورا ہو جاوے۔ کیا خدا کو دھوکہ لگا ہے؟ پھر اونٹ بیکار ہونے پر بھی مسیح نہ آیا۔ آسمان اور زمین کے نشان پورے ہو گئے۔ زمانہ کی حالت خود تقاضا کرتی ہے کہ آنے والا آوے، مگر یہ تکذیب ہی کرتے ہیں۔ آنے والا آگیا۔ ان کی تکذیب اور شور و بکا سے کچھ نہ بگڑے گا۔ ان لوگوں کی ہمیشہ سے اسی طرح عادت رہی ہے۔ خدا کی باتیں سچی ہیں اور وہ پوری ہو کر رہتی ہیں۔

پس تم ان کی بدصحبتوں سے بچتے رہو اور دعاؤں میں لگے رہو اور اسلام کی حقیقت اپنے اندر پیدا کرو۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 73-75 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

چودہ کے عدد کو بڑی مناسبت ہے چودھویں صدی کا چاند کامل ہوتا ہے اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے لَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ (آل عمران:124) میں اشارہ کیا ہے۔ یعنی ایک بدر تو وہ تھا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مخالفوں پر فتح پائی اس وقت بھی آپ کی جماعت قلیل تھی اور ایک بدر یہ ہے۔ بدر میں چودھویں صدی کی طرف اشارہ ہے اس وقت بھی اسلام کی حالت اذلہ کی ہو رہی ہے سو ان سارے وعدوں کے موافق اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 240 ایڈیشن 2016ء)

(جاری ہے)

بقیہ: تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے...... از صفحہ 7

کیوں منایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو کیسے منانا چاہیئے۔ اور احادیث میں اس کی کیا اہمیت ہے۔ یہ سب 11 امور اس مضمون میں بیان کئے گئے ہیں۔

الاخبار نے عربی سیکشن میں 19 ستمبر 2007ء کی اشاعت میں صفحہ 12 پر اس عنوان پر خاکسار کا مضمون شائع کیا ہے۔

كَيْفَ يُمْكِنُ أَنْ نَسْتَفِيْدَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ

یعنی ہم کس طرح رمضان المبارک کے مہینہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

یہ دراصل وہی اردو والا مضمون ہے جس کے بارے میں اوپر گزر چکا ہے۔ مکرم عابد ادلبی صاحب نے اس کا عربی میں ترجمہ کیا تھا۔ اور اس اخبار نے اسے شائع کیا۔

پاکستان پوسٹ نے اپنی اشاعت 20 تا 26 ستمبر 2007ء صفحہ 9-10 پر خاکسار کا ایک اور مضمون بعنوان ''رمضان المبارک اور قبولیت دعا'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

خاکسار نے اس مضمون میں رمضان المبارک کی اہمیت و برکات کے علاوہ اس مہینہ میں کثرت سے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ سورۃ البقرہ کی آیت اِنِّیۡ قَرِیۡبٌ سے قبولیت دعا کا استدلال حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر سے لکھا گیا ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ کی احادیث نبویہ میں دعا کے طریق اور قبولیت دعا کے لئے جن چیزوں کا کرنا ضروری ہے وہ درج کی گئی ہیں۔ خاکسار نے اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ انسان نماز میں کثرت کے ساتھ دعا کرے اور حدیث نبوی بھی درج کی گئی ہے۔ کہ انسان خدا کے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ اس لئے اس وقت بہت دعا کرنی چاہیئے۔

خاکسار نے اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ انسان اپنی دعاؤں میں قرآنی دعائیں اور احادیث نبویہ کی دعائیں بھی کثرت سے پڑھے۔ لیکن سجدہ اور رکوع کی حالت میں قرآنی دعائیں نہ پڑھی جائیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے جو قبولیت دعا کے طریق بیان فرمائے ہیں اُن کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اُن مواقع کو بھی لکھا گیا ہے جو قبولیت دعا کے اوقات ہیں اور احادیث میں اُن کا ذکر ملتا ہے مثلاً تہجد کا وقت، افطاری سے قبل، اذان اور اقامت کے درمیان کا وقت بھی قبولیت دعا کا ہے۔ تین اشخاص کی دعائیں عند اللہ مقبول ہوتی ہیں۔ امام عادل کی دعا، روزہ دار کی دعا یہاں تک کہ وہ افطار کرے، تیسرے مظلوم کی دعا۔

پھر والدین کی دعائیں اولاد کے لئے، جمعہ کے دن ایک گھڑی آتی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔

خاکسار نے یہ بھی لکھا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں ہماری دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے حضرت ابراہیم ادھم کا واقعہ بھی لکھا ہے کسی نے آپ سے دعا کے قبول نہ ہونے کی شکایت کی اس پر انہوں نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو جانتے ہو مگر اس کی عبادت نہیں کرتے۔ رسول کو برحق جانتے ہو مگر آپؐ کی سنت کی پیروی نہیں کرتے، قرآن پڑھتے ہو مگر اس پر عمل نہیں کرتے، خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو کھاتے ہو مگر اس کا شکر ادا نہیں کرتے، شیطان کو کہتے ہو کہ وہ دشمن ہے مگر اس کے ساتھ عداوت کی بجائے دوستی رکھتے ہو۔ موت کو جانتے ہو ضرور آئے گی مگر عبرت حاصل نہیں کرتے۔ پس پھر ایسے لوگوں کی دعائیں کس طرح قبول کا درجہ پائیں گی۔

خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کا برکات الدعا سے یہ حوالہ بھی لکھا ہے کہ ''مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیوں کہ ایک دن رہائی پائیں گے......'' حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی کتاب سے بھی اللہ تعالیٰ کی صفت ''اَلصَّبُوۡرُ'' کے معانی لکھے گئے جس کا مطلب ہے کہ سائلوں سے تنگ نہ آنے والا، اور نہ ان سے اکتانے والا، بلکہ ہر پیچھے پڑنے والے کی بار بار کی پکار کو سہنے والا، عالی حوصلہ خداوند۔

مضمون کے آخر میں سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ اور درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِکۡ وَسَلِّمۡ۔ نیز مسجد کا فون نمبر درج ہے۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

آج کی دعا

رَبِّ اَرِنِیۡۤ اٰیَۃً مِّنَ السَّمَآءِ

(تذکرہ:513، ایڈیشن:2004)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے آسمان سے ایک نشان دکھلا۔

رَبِّ سَلِّطۡنِیۡ عَلَی النَّارِ

(تذکرہ:518، ایڈیشن:2004)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے آگ پر غلبہ دے دے۔

یہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعودؑ کی معجزات دیکھنے کی الہامی دعائیں ہیں۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

علامہ ایچ ایم طارق

خلافت خامسہ میں عظیم الشان ترقیات اور ’’اشاعت اسلام کی شاخوں‘‘ کا احاطہ

(حصہ اول)

قارئین الفضل کے لئے ایک خصوصی تحریر

الٰہی پیش خبریوں کے مطابق اسلام کی نشاۃ ثانیہ مسیح ومہدی موعودؑ کے زمانہ میں مقدر تھی جو چودھویں صدی کے مجدد تھے۔حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ؑ مسیح و مہدی موعود نے 1889ء میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور 1891ء میں اسلام کی موعودہ ترقی اور اشاعت کے لئے پانچ بنیادی شاخیں قائم کر کے فرمایا کہ

’’اس حکیم وقدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت اسلام کو منقسم کر دیا۔۔۔یہ پانچ طور کا سلسلہ ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا۔۔۔خدا تعالیٰ کی نظر میں یہ سب ضروری ہیں اور جس اصلاح کے لئے اس نے ارادہ فرمایا ہے وہ اصلاح بجز استعمال ان پانچوں طریقوں کے ظہور پذیر نہیں ہو سکتی‘‘

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 11-12 اور 25-26)

اشاعت اسلام کی شاخیں

وہ پانچ شاخیں (i) تالیف وتصنیف (ii) اشتہارات (iii) مہمانان وملاقات (iv) مکتوبات (v) مریدین ومبایعین ہیں۔حضورؑ نے اپنے دور مبارک میں ان شاخوں کے ذریعہ غلبہ اسلام کی بابرکت مساعی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان اہم بنیادی شعبہ جات میں احسن طور پر کام جاری ہے۔

خلافت احمدیہ میں ان شاخوں کی ترقی

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد جماعت میں الٰہی وعدوں کے مطابق خلافت کا سلسلہ قائم ہوا تو خلافت احمدیہ کے ہر مبارک دور میں اشاعت اسلام کا یہ سلسلہ بدستور بڑھتا رہا اور اب تک جاری ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کی قائم فرمودہ ان شاخوں پر زمانہ کے بدلتے تقاضوں کے مطابق پہلے سے بڑھ چڑھ کر جماعت احمدیہ کو اشاعت اسلام کی غیر معمولی توفیق ملتی رہی اور تمکنت دین کا یہ سلسلہ خلافت اولیٰ سے خلافت خامسہ تک گزشتہ 114 سالوں پر محیط ہر دور خلافت میں مسلسل ترقی پذیر رہ کر اس بات پر مہر ثابت کرتا رہا ہے کہ خلافت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی افضال سے تائید یافتہ ہے جسمیں خلافت راشدہ کی طرح غلبہ دین حق مسلسل ترقی پذیر رہا اور ہر آنیوالے دور میں پہلے سے بڑھ کر دین حق کی شان ظاہر ہوئی ہاں ایک اصولی فرق ہے کہ خلافت راشدہ کا دور جلالی شان اور فتوحات کے ظہور کا زمانہ تھا جبکہ خلفاء احمدیت کے دور میں یہ ترقی جمالی رنگ میں نیز دلائل کی حجت وغلبہ اور تکمیل اشاعتِ دین کی صورت میں ہونا مقدر تھی۔

عہد خلفاء راشدین میں ہونیوالی بتدریج ترقی

پس بعد کے زمانہ میں آنیوالے خلفاء کے دور میں قرون اولیٰ اور دور حاضر میں ترقی اور وسعت کوئی اچنبھا نہیں بلکہ ایک طبعی امر ہے جس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں

’’جہاں تک ظاہری کامیابیوں اور فتوحات کا تعلق ہے رسول کریم ﷺ کا زمانہ رات سے مشابہت رکھتا تھا اور بعد میں آنے والا زمانہ دن سے مشابہت رکھتا تھا۔چنانچہ دیکھ لو جب رسول کریم ﷺ وفات پا گئے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ظاہری رنگ میں غلبہ دینا شروع کر دیا یہاں تک کہ اسلام کو ایسی طاقت حاصل ہوگئی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آواز جب قیصر سنتا تو وہ اس کو رد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا حالانکہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں یہ حالت تھی کہ آپ کا خط جب اس کے پاس گیا تو اس پر اثر بھی ہوا مگر پھر اپنی قوم سے ڈر گیا اور رسول کریم ﷺ کی بات ماننے کے لئے تیار نہ ہوا۔حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا تو آپ کو ابو بکرؓ سے بھی زیادہ رعب حاصل ہوا۔قیصر صرف انکی بات کو سنتا نہیں تھا بلکہ ساتھ ہی ڈرتا بھی تھا کہ اگر میں نے اس کے مطابق عمل نہ کیا تو میرے لئے اچھا نہیں ہوگا اور کسریٰ تو اس وقت بالکل تباہ حال ہو چکا تھا عثمانؓ کا زمانہ آیا تو ان کو بھی ایسا دبدبہ اور رعب حاصل ہوا کہ چاروں طرف ان کا نام گونجتا تھا اور ہر شخص سمجھتا تھا کہ مجھے امیر المومنین کے حکم کی اطاعت کرنی چاہیئے۔اب جہاں تک دنیوی اعزاز کا سوال ہے محمد رسول ﷺ کو وہ عزت حاصل نہیں ہوئی جو ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کو حاصل ہوئی مگر پھر بھی یہ لوگ روحانی دنیا کے نجوم تھے، شمس محمد رسول اللہ ﷺ ہی تھے‘‘

(تفسیر کبیر جلد 9)

خلافت خامسہ کا عہد آفریں دور انقلاب انگیز اکیسویں صدی کی دو دہائیاں اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے اور اس لئے بھی خاص اہمیت کا حامل ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات ’’اِنِّی مَعَکَ یَا مَسْرُوْر‘‘ اور ’’وہ بادشاہ آیا‘‘ اس زمانہ میں نئی شان کے ساتھ پورے ہو رہے ہیں۔

اس تاریخ ساز دور میں ہونے کی غیر معمولی ترقیات اور وسعتوں کا مکمل احاطہ کرنا کسی ایک مضمون میں ممکن نہیں۔آنے والے مؤرخ اس تاریخ ساز غلبہ احمدیت کا ذکر فخر سے کیا کریں گے۔زیر نظر مضمون خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں اشاعت اسلام کی پانچ شاخوں پر مساعی کے حوالہ سے محض ایک طائرانہ جائزہ ہے تا کہ خلافت حقہ احمدیہ اور اس کی برکات پر کامل ایمان رکھنے والے احباب شکر نعمت ادا کر کے آئندہ جلد نازل ہونیوالے خدا کے فضلوں کے امیدوار اور وارث ہوں۔

اشاعت دین کی پہلی شاخ تالیف وتصنیف

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا۔

’’منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف وتصنیف کا سلسلہ ہے۔‘‘

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 12)

حضرت مسیح موعودؑ کے بعد بھی ہر دور خلافت میں اس شاخ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔خلافت خامسہ میں ہونیوالے جلسہ ہائے سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کی تائید میں اللہ تعالیٰ کے نازل ہونیوالے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ کے اس شعر کے مطابق خلافت کے ہر سال میں دنیا کے سامنے رکھتے رہے ہیں کہ

ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

حضور انور کے ان خطابات جلسہ سالانہ سے آپ کے بابرکت دور خلافت کی عظیم الشان ترقی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے جس کے کچھ اعداد و شمار اس مضمون میں پیش کیے جا رہے ہیں۔

(i) اکیسویں صدی میں خلافت خامسہ کے آغاز پر پریس میں ایک الیکٹرانک اور ڈیجیٹل انقلاب برپا ہوا اور اس دور میں اعلائے کلمہ اسلام کے لئے جماعتی لٹریچر کی اشاعت کی ایک الگ شان نظر آتی ہے۔دنیا کے مختلف حصوں میں جدید سہولتوں سے آراستہ ایک درجن سے زائد ممالک میں جماعت کے اپنے پریس قائم ہیں جن کے ذریعہ ہر سال لاکھوں کتب کی اشاعت ہوتی ہے۔

(ii) خلافت خامسہ کے گزشتہ 19 سالہ دور میں 19 نئی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ومختصر تفسیری نوٹس کی اشاعت ہوئی ہے یعنی اوسطاً ہر سال ایک ترجمہ قرآن کی اشاعت۔اب تک جماعت کے ذریعہ شائع شدہ تراجم قرآن کی کل تعداد 76 ہو چکی ہے۔

(iii) اکناف عالم میں اشاعت اسلام کی خاطر اس وقت دنیا کی 9 مختلف زبانوں عربی، فرنچ، ٹرکش، رشین، بنگلہ، چینی، انڈونیشین، سواحیلی، سپینش میں مرکزی ڈیسک قائم ہیں جن کے ذریعہ دن رات جماعتی لٹریچر کے ترجمہ کا کام جاری ہے۔انٹرنیشنل عربک انگلش ٹرانسلیشن ڈیسک الگ قائم ہے جس کے ذریعہ انگریزی سے عربی میں لٹریچر کے ترجمہ کا کام جاری ہے۔دنیا میں تین 3 ارب سے زائد آبادی یہ نو 9 زبانیں بولتی ہے۔

مختلف ممالک اپنی علاقائی زبانوں میں بھی جماعتی لٹریچر کی اشاعت کرتے ہیں۔چنانچہ سال 2021ء کی رپورٹ کے مطابق خلافت خامسہ کے صرف ایک سال میں انتالیس (39) علاقائی زبانوں میں چھتیس لاکھ اٹھاسی ہزار (3688000) کی تعداد میں مختلف جماعتی کتب ولٹریچر کی اشاعت ہوئی۔اس سے گزشتہ دو دہائیوں میں شائع ہونے والی کتب کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔اس لٹریچر میں انگریزی، اردو اور عربی کے علاوہ بنگلہ، البانین، بوسنین، لتھوینین، لیٹوین، سواحیلی، کرونڈی وغیرہ جیسی بہت ساری علاقائی زبانیں شامل ہیں۔

اشاعت دین کی دوسری شاخ: اشتہارات

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے 1891ء فرمایا تھا:

’’دوسری شاخ اس کارخانہ کی اشتہارات جاری کرنے کا سلسلہ ہے جو حکم الٰہی حجت کی غرض سے جاری ہے اور اب تک بیس ہزار سے کچھ زیادہ اشتہارات اسلامی حجتوں کو غیر قوموں پر پورا کرنے کے لئے شائع ہو چکے ہیں اور آئندہ ضرورت کے وقتوں میں ہمیشہ ہوتے رہیں گے۔‘‘

اشاعت اسلام کی یہ شاخ پھلتے پھولتے ہوئے خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں درج ذیل 5 شاخوں میں تقسیم ہو کر شیریں پھل دے رہی ہے۔

اشتہارات

تبلیغ احمدیت کا یہ ذریعہ اشتہارات یعنی لیف لٹس اور پمفلٹس کی صورت میں ہر دور خلافت میں مسلسل ترقی پذیر رہا ہے جو 134 سال بعد خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں لاکھوں سے بڑھ کر کروڑوں کی تعداد

تک پہنچ چکا ہے جو دراصل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس بابرکت تحریک کا نتیجہ ہے جس میں آپ نے جماعتی تعارف پر مشتمل اشتہارات ہر ملک کی آبادی کے کم از کم 10 فیصد حصہ تک پہنچانے کے لئے ارشاد فرمایا تھا چنانچہ اس کے نتیجہ میں دنیا کی مختلف زبانوں میں خلافت خامسہ میں کروڑوں کی تعداد میں جماعت کے تعارف پر مشتمل اشتہارات کے ذریعہ کروڑہا لوگوں تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا ہے۔

سال 2021ء کی رپورٹ کے مطابق صرف ایک سال میں 103 ممالک میں مجموعی طور پر انہتر لاکھ چوراسی ہزار (6984000) لیف لٹس تقسیم کیے گئے جن کے ذریعہ ایک کروڑ اڑسٹھ لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔بعض ممالک خصوصاً سپین میں 2014ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذاتی توجہ اور نگرانی میں یہ کام ٹھوس بنیادوں پر ہوا جب حضور انور نے جامعہ برطانیہ سے فارغ التحصیل ہونیوالی کلاس کو سپین میں جاکر تقسیم اشتہارات کی یہ ذمہ داری سپرد کی دو سال بعد جامعہ احمدیہ جرمنی کے فارغ التحصیل مربیان بھی اس مہم کا حصہ بن گئے جنہوں نے 2019ء تک کرونا کی وبا پھیلنے تک لاکھوں اشتہارات پورے ملک میں تقسیم کیے اور وہاں امن کے سفیر مشہور ہوئے۔بعض دوکانداروں نے یہ فولڈر تقسیم کرنے کے لئے اپنے سٹورز پر رکھے۔سپین کے 53 صوبوں میں سے اکثر کے گورنرز نے اس تقسیم اشتہارات کے بعد جماعت احمدیہ سپین کے امیر ملک اور دیگر عہدے داران کے ساتھ میٹنگ کر کے اس کام کو سراہا یوں یہ مہم بہت کامیاب رہی اسی طرح دیگر ممالک میں بھی حضور انور کی ہدایات کے مطابق تقسیم اشتہارات کا کام جاری رہا۔

اخبارات ورسائل

دنیائے صحافت کا ایک شعبہ اخبارات اور رسائل ہیں چنانچہ جماعت کی آفیشل ویب سائیٹ پر پندرہ 15 کے قریب اخبارات اور رسائل موجود ہیں جن کے ذریعہ اسلام کی اشاعت کا کام جاری ہے دیگر اخبارات میں بھی جماعتی مضامین کی اشاعت ہوتی رہتی ہے چنانچہ تازہ رپورٹ کے مطابق صرف ایک سال میں مجموعی طور پر دو ہزار اکیس (2021) اخبارات نے تین ہزار دو سو چوہتر (3274) جماعتی مضامین اور آرٹیکلز شائع کیے جن کے ذریعہ تقریباً تینتیس کروڑ سے زائد افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔

ماس میڈیا (Mass Media)

اشتہارات دنیائے صحافت کا ایک شعبہ ہے اور اکیسویں صدی میں خلافت خامسہ کے عہدِ سعادت میں صحافت نے ماس میڈیا کی صورت اختیار کر لی ہے۔ماس میڈیا کے دیگر ذرائع مثلاً ٹی وی اور ریڈیو چینلز کے ذریعہ بھی تبلیغ احمدیت اور اشاعت اسلام کا کام جاری وساری ہے۔

ریڈیو چینلز

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے دور میں ایک احمدیہ ریڈیو اسٹیشن کے قیام کی خواہش ظاہر کی تھی آج خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کے ریڈیو اسٹیشنز کی تعداد ستائیس ہو چکی ہے جن کے ذریعہ اشاعت اسلام کا کام جاری ہے۔

خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں 7 فروری 2016ء کو وائس آف اسلام ریڈیو اسٹیشن کا آغاز بھی جماعتی میڈیا میں ایک مفید اضافہ اور سنگ میل ثابت ہوا ہے۔اس کی نشریات 24 گھنٹے جاری رہتی ہیں۔ اور اس کے ذریعہ خلافت خامسہ کے گزشتہ 6 سالوں میں ہر سال لاکھوں لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔

ٹی وی چینلز

خلافت خامسہ کے آغاز میں ایم ٹی اے کا ایک چینل جاری تھا اب اللہ کے فضل سے مسلم ٹی وی احمدیہ (MTA) برطانیہ کے آٹھ ٹی وی چینلز چوبیس گھنٹے نشریات پیش کر رہے ہیں ان پر سترہ 17 مختلف زبانوں میں رواں تراجم نشر کیے جاتے ہیں۔جن میں انگریزی، عربی، فرانسیسی، جرمن، بنگلہ، سواحیلی، افریقن، انگریزی، انڈونیشین، ترکی، بلغارین، بوزنین، ملیالم، تامل، روسی، پشتو، ہسپانوی اور سندھی زبانیں شامل ہیں۔

جماعت کے علاوہ دیگر ریڈیو و ٹی وی چینلز

جماعت کے اپنے چینلز کے علاوہ انہتر (69) ممالک میں دیگر ٹی وی اور ریڈیو چینلز پر اسی ایک سال میں پانچ ہزار اڑسٹھ (5068) ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ ایک ہزار آٹھ سو ستہتر (1877) گھنٹے وقت ملا۔ ریڈیو اسٹیشنز کے ذریعہ بھی سینتالیس ہزار آٹھ سو (47800) گھنٹے پر مشتمل دس ہزار آٹھ سو اکتیس (10831) پروگرام نشر ہوئے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق دیگر چینلز کے ذریعہ صرف ایک سال میں تینتیس کروڑ سے زائد افراد تک جماعت کا پیغام پہنچایا گیا۔

ویب سائیٹ اور بلاگ

دور حاضر میں ویب سائیٹ یا بلاگ نے کافی اہمیت حاصل کی ہے۔ جماعت کی آفیشل ویب سائیٹ alislam.org کا آغاز 1995ء میں ہوا تھا جس پر انگریزی زبان میں 316 اور اردو زبان میں ایک ہزار کتب موجود ہیں نیز اس ویب سائیٹ کی شاخیں 40 سے زائد مختلف زبانوں میں بھی قائم ہیں۔

اشاعت دین کی تیسری شاخ:

آمد مہمانان اور ملاقاتیں

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے 1891ء میں فرمایا تھا:

”تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنیوالے ہیں جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پا کر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں۔۔۔چنانچہ ان سات برسوں میں ساٹھ ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے۔“

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 14)

ہر خلیفہ وقت کی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شبانہ روز مصروفیات کا ایک پہلو افراد جماعت اور دیگر اغراض سے آنیوالے غیر از جماعت و دنیا بھر سے باثر افراد سے ملاقات کا ہے جو پہلے سے کہیں بڑھ چکا ہے۔ہزاروں احمدی خاندان و دیگر غیر از جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے بالمشافہ ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات نے ان کی زندگیوں کی کایا پلٹ کے رکھ دی ہے اور یہ ملاقات ان کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث بنتی ہے۔اس کے لئے نہ صرف لندن میں بلکہ دنیا کے ہر ملک میں جہاں نظام جماعت موجود ہے مہمان خانے بھی قائم ہیں، تاہم سب سے بڑھ کر ایسے مہمانان کی آمد کا سلسلہ مسکن خلافت برطانیہ میں جاری رہتا ہے جو 2019 تک بیت الفضل لندن میں اور اب اسلام آباد ٹلفورڈ میں ایسے مہمانان کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہے۔

جلسہ ہائے سالانہ

ہر دور خلافت میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے سالانہ جلسے بھی افراد جماعت سے ملاقات کا ایک مؤثر ذریعہ رہا ہے۔خلافت خامسہ کے 19 سالوں میں صرف مرکزی جلسہ سالانہ برطانیہ میں پانچ لاکھ سے زائد افراد جماعت نے جلسہ میں شرکت کر کے براہ راست حضور انور کے خطابات سننے کی توفیق پائی ہے۔ان مرکزی جلسہ ہائے سالانہ میں دنیا بھر سے بیسیوں باثر افراد بھی شامل ہوئے جنہوں نے اشاعت اسلام کے حوالہ سے جماعت اور حضرت خلیفۃ المسیح سے جماعت کی مساعی کے بارہ رپورٹس سن کر نہایت خوشگوار تاثرات بیان کیے ہیں۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ خلافت خامسہ کے بابرکت عہد میں عالمی سطح پر دنیا بھر کے 80 سے زائد ممالک میں جلسہ ہائے سالانہ کا انعقاد ہو رہا ہے جس میں لاکھوں مہمانان مسیح موعودؑ ہر سال شامل ہوتے ہیں۔

ان ممالک میں خاص طور پر امریکہ، کینیڈا بھارت، جرمنی، فرانس، ہالینڈ، سپین، بیلجیم، آسٹریا، ناروے، سویڈن، ڈنمارک، فن لینڈ، غانا، نائیجیریا، بورکینافاسو۔نائیجر، گنی، گیمبیا، سنیگال، ملائشیا، کینیا، سیرالیون، تنزانیہ، یوگنڈا، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، فجی، جاپان، برما، بھوٹان، سری لنکا، نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے علاوہ بعض عرب ممالک بھی شامل ہیں۔

براہ راست خطبہ حضور انور

خلافت رابعہ سے خلیفہ وقت کے جماعت کے ساتھ رابطے کا وہ تاریخ ساز دور شروع ہوا جس میں احمدیت کے ذریعہ خلیفۃ المسیح کا خطبہ جمعہ تمام عالمگیر جماعتوں میں سنا جانے لگا۔جو امام وقت سے افراد جماعت کی ملاقات اور نصیحت و تربیت کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔یہ سلسلہ مسلسل وسعت پذیر ہے اور خلافت خامسہ میں دنیا کی پانچ 5 عالمگیر زبانوں انگریزی، عربی، فرنچ، جرمن اور بنگالی میں براہ راست رواں ترجمہ بھی ہو رہا ہوتا ہے۔حضور انور سے یہ ملاقات ہر احمدی کو میسر ہے اور سب کے لیے اکتساب فیض کا ذریعہ ہے۔

کلاسز حضور انور

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے پر اطفال و ناصرات کی تعلیمی و تربیتی کلاسز کا سلسلہ شروع کروایا تھا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت عہد میں اس میں وسعت اور ترقی ہوئی۔ان کلاسز کے ذریعہ احمدیت کی ایسی فوج تیار ہو رہی ہے جس نے آئندہ اشاعت اسلام کی اہم ذمہ داری ادا کرنا ہے چنانچہ آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور خلافت کے اولین سالوں میں کلاسز میں بیٹھے بچے جماعت کے سکالرز کے طور پر MTA کے پروگراموں کے ذریعہ اشاعت اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

اشاعت دین کی چوتھی شاخ: مکتوبات

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”چوتھی شاخ اس کارخانہ کی وہ مکتوبات ہیں جو حق کے طالبوں یا مخالفوں کی طرف لکھے جاتے ہیں چنانچہ اب تک عرصہ مذکورہ بالا میں نوے

ہزار سے بھی کچھ زیادہ خط آئے ہوں گے جن کا جواب لکھا گیا۔"

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 23)

خطوط حضور انور

تمام خلفائے احمدیت کے ادوار میں خطوط کے ذریعہ رابطہ، تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کا سلسلہ بدستور ترقی پذیر رہا۔ تاہم خلافت خامسہ کے بابرکت عہد میں جماعت میں وسعت اور ذرائع رسل و رسائل میں تیز رفتار ترقی کے ساتھ اس شعبہ میں ایک غیر معمولی تغیر آیا کہ اکیلے اس شعبہ کو سنبھالنا ہی بڑی ہمت اور محنت کو چاہتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ذمہ داری سے بھی خوب عہدہ برآ ہوئے۔ آپ کی دن بھر کی مصروفیات کا ایک پہلو وہ خطوط ہیں جو افراد جماعت کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں بغرض راہنمائی، مشورہ یا دعا وغیرہ تحریر کیے جاتے ہیں اور ان کے جواب حضور انور کی طرف سے تحریر کیے جاتے ہیں۔ اکثر خطوط جن پر حضور انور کے دست مبارک سے آپ کے دستخط ثبت ہوتے ہیں۔ وہ ہر احمدی کے لیے سکون و طمانیت اور مسرت کا موجب ہوتے ہیں۔ اور دعائیہ خطوط کے جوابات کے جلو میں قبولیت دعا کے معجزانہ نشانات موجود ہوتے ہیں وہ ایک الگ روحانی واردات ہے۔ جو ہر احمدی گھرانے میں پیش آتی ہے اور وہ اس کے چشمدید گواہ ہیں۔ ان دعاؤں کی برسات سے نہ صرف وہ مظلوم احمدی اور ان کے خاندان حصہ پاتے ہیں جو دنیا کے مختلف ممالک میں مذہب کے نام پہ ظلم و جبر کا نشانہ بنائے جاتے ہیں، شہادت کا رتبہ یا اسیری کی سعادت حاصل کرتے ہیں بلکہ عام احمدی بھی اپنے امام کی دعاؤں کی برکت سے اپنے آپ کو حصار امن و عافیت میں محفوظ پاتے ہیں۔ کیونکہ ان کا امام راتوں کو جاگ کر ان کے لیے دعائیں کر رہا ہوتا ہے۔ ان کے اموال و اولاد میں غیر معمولی برکت عطا ہوتی ہے۔ بہتیرے نرینہ اولاد سے بہرہ مند کیے جاتے ہیں۔ لاعلاج مریض معجزانہ شفا پاتے ہیں۔ طالبعلم اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرتے ہیں اور ان میں بہتیرے ایسے ہیں جنہیں پیش از وقت حضور کی طرف سے جوابی مکتوب متعلقہ دعا کی قبولیت کے حوالہ سے جو بشارت دی جاتی ہے وہ من وعن اسی طرح پوری ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ ہر خلافت میں جاری رہا لیکن خلافت خامسہ کے انیس سالوں میں جبکہ جماعت دنیا کے 213 ممالک تک پھیل چکی ہے، ان دعاؤں کی وسعت اور ہمہ گیری میں بھی ویسا ہی اضافہ اور اس کی برکات نظر آتی ہیں۔

عہد خلافت خامسہ کے قبولیت دعا کے یہ تمام واقعات جمع کیے جائیں تو یہ ضخیم کتاب بن جائے۔ غالباً حضور کی طبعی تواضع اور انکسار اس میں حائل ہوتا ہے ورنہ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ ایک ایسی تاریخی دستاویز ہے جسے مدون ومرتب کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری کی ایک رپورٹ کے مطابق خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں دفتر پرائیوٹ سیکرٹری میں مختلف خطوط پر مشتمل روزانہ 2500 سے 3000 ہزار فیکس موصول ہورہی ہیں اسی طرح پوسٹ کے ذریعہ روزانہ سینکڑوں خطوط آتے ہیں انہی خطوط کی تعداد ماہانہ 90 ہزار اور سالانہ دس لاکھ سے زیادہ ہو جاتی ہے چنانچہ مختلف ممالک کی طرف سے آنے والی دفتری رپورٹس اس کے علاوہ ہیں۔

اس لحاظ سے خلافت خامسہ کے 19 سالوں میں حضور انور کی خدمت میں آنیوالے خطوط اور ان کے جوابات کی تعداد کروڑوں میں جا پہنچتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کا یہ پہلو یقیناً اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایک غیبی ہاتھ مسلسل خلافت کی تائید میں ہے اور ملائکہ مسلسل آپ کی مدد کے لئے آسمان سے اترتے ہوئے اِنِّی مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ کے نعرے لگاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اور افراد جماعت کے درمیان تعلق کا بہترین ذریعہ خطوط ہیں ۔

اشاعت دین کی پانچویں شاخ: مریدین اور مبایعین

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا۔

"پانچویں شاخ اس کارخانہ کی جو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص وحی اور الہام سے قائم کی مریدوں اور بیعت کرنے والوں کا سلسلہ ہے۔"

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 24)

اللہ تعالیٰ نے اعلائے کلمہ اسلام کے لئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ذریعہ جو سلسلہ قائم فرمایا تھا اور اس کی آبیاری آپؑ کے ذریعہ فرمائی تھی وہ آج ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے۔

آج سلسلہ احمدیہ کا قیام 213 ممالک میں ہو چکا ہے اور ان میں سے 38 نئے ممالک ہیں جن میں عہد خلافت خامسہ میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور ان 19 سالوں میں 80 لاکھ سے زائد افراد سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں۔

گزشتہ 19 سالوں میں 3 ہزار سے زائد نئے مشن ہاؤسز قائم ہوئے۔ 6ہزار سے زائد نئی مساجد کا قیام عمل میں آیا اور دنیا بھر احمدیہ مساجد کی تعداد نو ہزار 9000 ہو چکی ہے اسی طرح خلافت خامسہ میں 15 ہزار سے زائد جماعتیں قائم ہوئی ہیں اور 90 ممالک میں 591 لائبریریاں موجود ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ خلافت خامسہ کے بابرکت عہد میں عالمگیر سطح پر جماعت میں کس طرح وسعت اور ترقی کے سامان خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے پیدا کئے۔ یہ اپنی ذات میں الٰہی تائید کا ایک زبردست نشان ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

خلافت خامسہ کی ترقیات کا موضوع اتنا وسیع ہے کہ اس ایک مختصر مضمون میں اس کا احاطہ مشکل تھا۔ اس لئے اسے حصہ اول بنا کر حصہ دوم میں خلافت خامسہ میں غیر معمولی نمایاں ترقیات الگ پیش کی جارہی ہیں۔

نوٹ: یہ مضمون مکرم ملک لقمان احمد صاحب مربی سلسلہ کے تعاون سے تیار ہوا۔ فجزاہ اللہ

خلافت خامسہ کے بابرکت عہد میں جماعت احمدیہ میں شامل ہونیوالے نئے ملکوں کا سالوار گوشوارہ پیش خدمت ہے۔

نمبر شمار	سال	بیعتوں کی تعداد	نیا ملک جہاں احمدیت کا پودا لگا
.1	2003	892,403	کیوبا (Cuba)
.2	2004	304,910	سینٹ کٹس اینڈ نیوس (St. Kitts & Nevis) مارتینیق (Martinique)
.3	2005	209,799	جبرالٹر (Gibraltar) بہاماس (Bahamas)، سینٹ ونسنٹ (St. Vincent)
.4	2006	293,881	اسٹونیا (Estonia)، انگوا (Antigua) برموڈا (Bermuda)، بولیویا (Bolivia)
.5	2007	261,963	گواڈولپ (Guadeloupe) سینٹ مارٹن (St. Martin)، فرنچ گیانا (French Guiana)، ہیٹی (Haiti)
.6	2008	354,638	آئس لینڈ (Iceland)، تاجکستان (Tajikistan)، لٹویا (Latvia)، پلاؤ (Palau)
.7	2009	401,610	لیتھوانیا (Lithuania)، سربیا (Serbia)
.8	2010	458,760	فیرو آئی لینڈز (Faroe Islands) ڈومینیکا (Dominica)، ترکمانستان (Turkmenistan)
.9	2011	480,822	بارباڈوس (Barbados) چلی (Chile)
.10	2012	514,352	امریکن سموا (American Samoa)
.11	2013	540,782	کوسٹاریکا (Costa Rica)، مونٹنگرو (Montenegro)
.12	2014	555,235	بیلیز (Belize)، یوراگوئے (Uruguay)
.13	2015	567,330	پورٹوریکو (Puerto Rico)
.14	2016	584,383	کے مین آئی لینڈز (Cayman Islands)، پیراگوئے (Paraguay)
.15	2017	609,556	ہنڈراس (Honduras)
.16	2018	647,000	ایسٹ ٹائمر (East Timor)، جارجیا (Georgia)
.17	2019	668,527	آرمینیا (Armenia)

نماز جنازہ حاضر و غائب

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 16 فروری 2022ء بروز بدھ 12بجے دوپہر اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر ایک نماز جنازہ حاضر اور چند نماز جنازہ غائب پڑھائے۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم چوہدری محمد اشرف سندھی صاحب (لندن۔یوکے)

13/فروری 2022ء کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيۡهِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم کا تعلق گورداسپور سے تھا۔آپ نے 11سال کی عمر میں حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی اور پھر اپنے خاندان کے باقی افراد کو بھی جماعت میں شامل کیا۔پارٹیشن کے بعد سندھ میں جماعت کی اراضی پر کام کیا۔مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند تھے۔حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کی تحریرات اور کلام پڑھ کر ہمیشہ اشکبار ہو جاتے تھے۔ 2006ء میں پاکستان سے ڈبلن آئرلینڈ منتقل ہو گئے۔گزشتہ سال اپنے بیٹے کے پاس ٹوٹنگ (لندن) آ گئے اور یہیں پر وفات پائی۔آپ کو اسیر راہ مولیٰ رہنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور آٹھ بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب

8جنوری 2022ء کو 78سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيۡهِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند ،باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی نرم مزاج، ملنسار،مہمان نواز،غریبوں کی ہمدرد،ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔خلافت سے والہانہ عقیدت رکھتی تھیں۔مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

2- مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب گھمن

23جنوری 2022ء کو 102سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيۡهِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، دعاگو، خوش اخلاق، ہنس مکھ، نیک، مخلص اور ہر دلعزیز انسان تھے۔چندہ جات کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھے۔مرحوم موصی تھے۔

3- مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک بہاول بخش صاحب

26دسمبر 2021ء کو 93سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيۡهِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحومہ لجنہ کی فعال رکن تھیں اور مختلف عہدوں پر بڑی دیانت داری اور اخلاص کے ساتھ خدمت کرتی رہیں۔دعوت الی اللہ کا بھی بہت شوق تھا اور چار بیعتیں کروانے کی بھی توفیق پائی۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کرنے والی، بہت ملنسار، غریب پرور، ہمدرد اور نیک خاتون تھیں۔خلافت کے ساتھ وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

4- مکرم ملک سراج دین صاحب ابن مکرم ملک جان محمد صاحب

16دسمبر 2021ء کو 81سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيۡهِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم نے 1963 میں بیعت کرکے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، دعاگو، ہمدرد، غریب پرور، ایک دیندار اور مخلص انسان تھے۔ چندہ جات بڑی باقاعدگی سے ادا کرتے اور خلافت اور نظام جماعت کا بہت احترام کرتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔

5- مکرم عبدالعزیز خان صاحب (سٹن۔یوکے)

26 /جون 2021ء کو 79 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيۡهِ رَاجِعُوۡنَ آپ مکرم عبدالحئی خان صاحب (آف صوابی، مردان) کے بیٹے اور مکرم مولوی محمد الیاس خان صاحب کے پوتے تھے۔ مرحوم کو جماعت میں مختلف عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔مرحوم کو اپنے پشاور قیام کے دوران بطور صدر جماعت اور جنرل سیکرٹری اور جرمنی قیام کے دوران ممبر مجلس شوریٰ اور MTA جرمنی کی انتظامیہ میں خدمت کرنے کا موقع ملا۔آپ انتہائی نیک، جماعت کی خدمت کرنے والے، خلافت کے گرویدہ اور ایک فدائی احمدی تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ پروین سعید صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

6- مکرمہ خورشید بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد سراء صاحب

27دسمبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيۡهِ رَاجِعُوۡنَ مرحومہ ایک نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں اور اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔آپ مکرم محمد آصف سراء صاحب (مربی سلسلہ) کی والدہ تھیں۔

7- مکرم مبشر احمد کلیم صاحب (لندن۔یوکے)

3/فروری 2022ء کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيۡهِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم کا تعلق چک مراد ضلع بہاولپور سے تھا۔آپ ایک سیکنڈری سکول ٹیچر تھے اور 2005 میں ریٹائر ہوئے۔دو سال سے یوکے میں اپنے بیٹوں کے پاس رہ رہے تھے۔آپ کے دادا مکرم حاجی کریم بخش صاحب آف قادیان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دستی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔مرحوم کو چک مراد بہاولپور میں مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور توکل علی اللہ میں بھی بہت بڑھے ہوئے تھے۔کینسر کی تکلیف دہ بیماری کے دوران مرحوم نے بہت صبر واستقامت کا مظاہرہ کیا۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

8- مکرم ڈاکٹر ماجد حامد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبد المغنی صاحب (کینیڈا)

جنوری 2022ء میں 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيۡهِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم حضرت بابو عبدالغنی صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔مرحوم نماز باجماعت کے پابند تھے۔روزانہ صبح باآواز بلند تلاوت قرآن کریم کرتے اور اپنے بچوں کو بھی پابند کیا ہوا تھا کہ وہ صبح تلاوت قرآن کریم کئے بغیر گھر سے باہر نہیں جاسکتے۔پاکستان قیام کے دوران مسجد سے دور رہنے کی وجہ سے روزانہ نماز مغرب وعشاء بچوں کے ساتھ باجماعت ادا کرتے تا کہ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ہو۔ہمیشہ بچوں کو دعا کرنے اور نظام جماعت کے ساتھ منسلک رہنے کی تلقین کرتے۔آپ کو 6 سال بطور ناظم دار القضاء کینیڈا خدمت کی توفیق ملی۔

9- مکرمہ کے پی Kunjamina صاحبہ (کیرلہ۔بھارت)

7/فروری 2022ء کو 97 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيۡهِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحومہ مولانا پی عبداللہ صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں جو Ceylon اور ساؤتھ انڈیا کے پہلے مشنری تھے۔آپ خلافت کی بے حد فرمانبردار اور وفادار خاتون تھیں۔آخری عمر میں بینائی سے محروم ہونے کے بعد بھی ایم ٹی اے پر حضور کے خطبات سننے کے لیے ٹی وی کے سامنے بیٹھتی تھیں۔مسکراتے چہرے کے ساتھ ہر ملنے والے شخص سے ملتیں اور ان کے گھر والوں کے لیے بھی دعا کرتی تھیں۔مرحومہ نماز اور قرآن پاک کی تلاوت کی بہت پابند تھیں۔مرض کی حالت میں بستر پر ہوتے ہوئے بھی حافظے سے قرآن مجید کی آیات اور کلمہ شہادت پڑھتی رہتیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں جبکہ ایک بیٹی وفات پا چکی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

(ادارہ الفضل کی طرف سے تمام لواحقین تعزیت قبول فرمائیں)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: فہیم احمد خادم۔ نمائندہ الفضل آن لائن گھانا

مقابلہ پیدل چلنا

جامعۃ المبشرین گھانا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مؤرخہ 23 دسمبر 2021ء کو جامعۃ المبشرین گھانا کے شعبہ کھیل کے تحت تیز پیدل چلنے کے مقابلہ کا کامیاب انعقاد ہوا۔ یہ مقابلہ جامعہ کے فٹ بال کے میدان میں کروایا گیا۔بعض طلباء اور اساتذہ کو اس مقابلہ کے لئے مفوضہ ڈیوٹیاں سپرد کی گئیں۔اس مقابلہ کے ناظمِ اعلیٰ مولوی بلال احمد اور نائب ناظم معلم عبد المجید صاحب تھے۔ڈیوٹیوں میں میدانِ عمل کی تیاری، ریفریشمنٹ اور طلباء اور اساتذہ کو کھانا فراہم کرنا ، وقارِ عمل ، ابتدائی طبی امداد ، سمعی و بصری اورنتیجہ کی تیاری شامل ہیں۔ 19 طلباء کو مختلف ڈیوٹیاں سپرد کی گئیں۔ جبکہ 56 طلباء نے مقابلہ میں حصہ لیا۔ مقابلہ کا آغاز نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد دعا سے ہوا جو وائس پرنسپل مکرم مبشر حسین شاہد صاحب نے کروائی۔طلباء کو سات گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔ اور ہر گروپ کے لئے ایک نگران مقرر کیا گیا جو ہر چکر پر مقابلہ میں حصہ لینے والے طلباء کی نمبر شماری کرتا تھا۔ ہر گروپ کے طلباء نے مختلف رنگوں کی شرٹس پہنی ہوئی تھیں اورشرٹ کے آگے اور پیچھے ہر مقابلہ میں حصہ لینے والے طالبعلم کا نمبر درج تھا۔ تا کہ نمبر شماری کرنے والے نگران کے لئے آسانی ہو۔

مقابلہ کا دورانیہ دو گھنٹہ تھا اورفٹ بال میدان کے کل 35 چکر لگانے مقرر کئے گئے تھے۔ مقابلہ میں حصہ لینے والے طلباء کو مقابلہ کے دوران پانی اور ٹافیاں مہیا کی گئیں۔اللہ کے فضل سے مقابلہ میں حصہ لینے والے تمام طلباء نے 35 چکر بعافیت مکمل کئے جو تقریباً 10 کلومیٹر کا فاصلہ بنتا ہے۔اس مقابلہ میں عزیزم ادریس بن حکیم اول رہے جو شجاعت گروپ سے ہیں ۔ یہ درجہ اُولیٰ میں ہیں اور گھانا سے ہیں۔دوم عزیزم ظفر اللہ خان رہے جو شجاعت گروپ سے ہیں، درجہ ثانیہ میں ہیں اور گھانا سے ہیں۔ جبکہ سوم عزیزم حمید تقی رہے ،جو درجہ ثانیہ میں ہیں اور مڈغاسکر سے تعلق رکھتے ہیں۔اس مقابلہ میں مجموعی طور پر شجاعت گروپ اول رہا، جبکہ دوم دیانت گروپ اور سوم امانت گروپ رہا۔اللہ کے فضل سے مقابلہ بخیر و خوبی انجام پایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان طلباء کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی دے اور کامیاب مبلغ بنائے۔ آمین

چھوٹی مگر سبق آموز بات

مناسب حال عمل

بدلتا وقت اپنے دور کے نئے تقاضے لاتا ہے جو کئی دفعہ مروج غیرضروری عادات و روایات کو یکسر بدل دیتا ہے۔جو کل تھا وہ آج نہیں اور جو آج ہے وہ کل نہ ہوگا۔وہ لوگ جو صرف ماضی کے دور میں جیتے ہیں اور وہ کئی دفعہ غیرضروری انہونی امیدیں اپنے بچوں سے لگاتے ہوئے چاہتے ہیں کہ ہماری اگلی نسلیں بھی ماضی کے دور میں زندگی گزاریں۔ اور بصورت دیگر انہیں مایوسی اور ناامیدی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ماضی کے خوش گوار تجربات کی روشنی میں اچھے مستقبل کی امید کرتے ہوئے حال میں جینا اورمتوازن ومناسب حال عمل کرنا ہی اصل میں افضل عمل ہے۔ نئے دور کے مناسب تقاضوں کے ساتھ دین اسلام کی آفاقی تعلیم کے مطابق بھی اپنی اقدار و روایات کو لے کر چلا جا سکتا ہے بس دیر صرف مناسب حال عمل کی ہوتی ہے۔

(مرسلہ: ناصرہ احمد، کینیڈا)

فقہی کارنر

زکاۃ صرف امام وقت کو پیش کی جاتی ہے

فرمایا

ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے ۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے ۔ کیونکہ علاوہ لنگر خانہ کے اخراجات کے دینی کاروائیاں بھی بہت سے مصارف چاہتی ہیں ۔ صدہا مہمان آتے ہیں مگر ابھی تک بوجہ عدم گنجائش مہمانوں کے لئے آرام دہ مکان میسر نہیں جیسا کہ چاہئے ۔ چارپائیوں کا انتظام نہیں ۔ توسیع مسجد کی ضرورتیں بھی پیش ہیں تالیف اور اشاعت کا سلسلہ بمقابل مخالفوں کے نہایت کمزور ہے ۔ عیسائیوں کی طرف سے جہاں پچاس ہزار رسالے اور مذہبی پرچے نکلتے ہیں ہماری طرف سے بالالتزام ایک ہزار بھی ماہ بماہ نکل نہیں سکتا ۔ یہی امور ہیں جن کے لئے ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہئے تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے ۔ اگر بے ناغہ ماہ بماہ ان کی مدد پہنچتی رہے گو تھوڑی مدد ہو تو وہ اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے ۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہنچانا جاتا ہے ۔عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے اور بہر حال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ انعام اُن لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں ۔

(کشتی نوح ، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 83)

(داؤد احمد عابد۔ استاذ جامعہ احمدیہ یو کے)

طلوع وغروب آفتاب

02 مارچ 2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:24	18:25
مدینہ منورہ	05:26	18:25
قادیان	05:34	18:27
ربوہ	05:14	18:07
اسلام آباد ٹلفورڈ	05:16	17:45